Scan: http://www.new.dli.ernet.in/
PDF: http://www.KetabFarsi.com

اِنَّ وَلِیّٖیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ

الحمد للہ والمنہ کہ مجموعہ منتخبات احمدیہ موسومہ باسم تاریخی

گرانمایہ مثنویات تصوف
سنہ ۱۹۱۴

یعنے

لب لباب مثنوی مولانا روم رح و مثنوی شریف خواجہ باقی باللہ رح
مثنوی شریف معدن فیض و مثنوی شریف غریب نامہ

معہ

تذکرات مصنفین رح

مولفہ
پیشوای عارفان مجلائی مرشدی حضرت مولوی احمد حسین خان صاحب قادری نقشبندی چشتی مدظلہم العالی
مصنف عوامل احمدیہ و سنن احمدیہ معروف بہ فتاوی محبوبیہ و معارف احمدیہ

کمترین قاری خواجہ نصیر الدین و میر سردار علی خان و صوفی غلام محمد احمدی حیدر آبادی سے
مطبع تسیح حیدرآباد دکن میں طبع کرایا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

فہرست مضامین مجموعہ ہذا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵	قصیدہ مولانا نذیر احمد خانصاحب رامپوری	۱۸	مولانا کا زہد و قناعت	۲۵	مولانا کی مثنوی
۶	صحت نامہ	۱۹	مولانا کی سخاوت	۲۶	مثنوی کا دفتر ہفتم
۷	وجہ تالیف و حالات مولف	〃	مولانا کا حلم و تواضع	〃	مثنوی کی تعریف
۹	**سوانح مولانا روم**	〃	مولانا کا وعظ	۲۷	مثنوی کی شرح
۱۰	مولانا کا نام اور نسب	۲۰	مولانا کا علم مجلسی اور ادب	〃	مثنوی پر اعتراض اور اوسکے جواب
۱۱	مولانا کا خاندان	〃	مولانا کا انکسار	۲۸	مثنوی کی تنقیص
〃	مولانا کے والد ماجد	〃	مولانا کی وجہ معاش	〃	تنقیص کا جواب
۱۳	مولانا کی ولادت اور تعلیم	〃	مولانا کا امرا سے اجتناب	〃	مولانا کا فیصلہ
〃	مولانا کی بیعت اور علم باطن	۲۱	مولانا کی بیخودی	〃	مولانا اور حدیقہ اور الٰہی نامہ
۱۴	مولانا اور شمس تبریزی کی ملاقات	〃	مولانا کا رباب باجے کو سنا	۲۹	مثنوی اور حدیقہ کے مضامین کا مقابلہ
۱۵	مولانا کی شمس تبریزی سے ہاتھ پر بیعت	〃	مولانا کی علالت	۳۰	نادرات مثنوی
〃	شمس تبریزی کا چلا جانا اور بلوایا جانا	۲۲	مولانا کا وصال	〃	مثنوی شریف کی تصنیف میں مشکلات
۱۶	شمس تبریزی کا پھر چلا جانا یا قتل ہونا	〃	مولانا کے طریق کی بیعت کا طرز	۱	تذکرہ خواجہ درویش محمد رح
〃	قونیہ پر ہلاکو خان کا حملہ اور ناکامی	۲۳	مولانا کی اولاد	۵	رسالہ فارسی خواجہ صاحب رح
۱۷	مولانا اور شیخ صلاح الدین زرکوب	〃	مولانا کے معاصر ملوک	۷	قطعہ تاریخ طبع لب لباب از شاہزادہ صاحب عالم
۱۸	مولانا اور حسام الدین چلپی	〃	حکما	۸	**لب لباب مثنوی معنوی**
〃	مولانا کے اخلاق و عادات	〃	علما	۸	باب ۱ در حمد
〃	سماع اور مولانا کا استغراق	〃	اولیا	۲۰	باب ۲ در نعت
〃	مولانا کا ذکر مراقبہ مجاہدہ	۲۴	مولانا کی تصانیف	۲۵	باب ۳ در صفت ابوبکر صدیق رض
〃	مولانا کی شب خوابی	〃	مولانا کا دیوان		

نمبر صفحہ	مضمون
۲۶	باب ۴ در صفت عمر فاروق رضہ
۲۸	باب ۵ در صفت عثمان غنی رضہ
۲۹	باب ۶ در صفت علی مرتضی رضہ
۳۰	باب ۷ در ایمان
۳۱	حکایت گبر در زمان بایزید
۳۲	باب ۸ در طہارت
۳۳	باب ۹ در نماز
۳۴	باب ۱۰ در زکوۃ
۳۵	باب ۱۱ در صوم
۴۰	باب ۱۲ در حج
۴۱	باب ۱۳ در علم
۴۴	باب ۱۴ در توحید
۴۵	باب ۱۵ در صدق
۴۶	باب ۱۶ در عشق
۵۸	باب ۱۷ در اخلاص
۵۹	حکایت آتش افتادن در عہد عمر رضہ
۶۰	باب ۱۸ در توبہ
۶۲	باب ۱۹ در زہد
۶۳	باب ۲۰ در فقر
۶۵	حکایت خلیفہ گردانیدن محمود غلام را
۶۶	باب ۲۱ در جہاد
۶۷	باب ۲۲ در مراقبہ
۶۸	باب ۲۳ در تقوی

نمبر صفحہ	مضمون
۷۰	باب ۲۴ در ذکر
۷۱	حکایت ذاکر خدا کہ خضر را در خواب دید
۷۲	باب ۲۵ در استغفار
〃	باب ۲۶ در خلوت
۷۳	باب ۲۷ در تفکر
۷۱	باب ۲۸ در خوف
۷۵	حکایت سزا دادن عمر پسر خود را
〃	باب ۲۹ در رجا
۷۶	حکایت پیر چنگی در عہد عمر رضہ
۷۹	باب ۳۰ در صبر و حلم
۸۱	حکایت سوال شخصے از شیخے
۸۲	باب ۳۱ در شکر
۸۳	باب ۳۲ در وفا
۸۴	باب ۳۳ در توکل
۸۶	حکایت وحی الہی بموسی بابت دوستی
۸۷	حکایت گاو دے غریب
۸۸	باب ۳۴ در رضا بالقضا
۹۰	حکایت مہمان شدن یارے بیوسف
〃	باب ۳۵ در تسلیم
۹۱	باب ۳۶ در صبر
۹۵	باب ۳۷ در قرب
۹۶	باب ۳۸ در انس
۹۷	باب ۳۹ در مکاشفہ و مشاہدہ

نمبر صفحہ	مضمون
۱۰۰	باب ۴۰ در حجب
۱۰۳	باب ۴۱ در فنا و بقا
۱۰۶	حکایت نحوی و کشتیبان
۱۰۷	باب ۴۲ در صحبت
۱۱۲	باب ۴۳ در طلب
۱۱۵	باب ۴۴ در صفت اولیا
۱۱۹	باب ۴۵ در پیر و شیخ
۱۲۴	حکایت وحی الہی بموسی بابت عبادت
۱۲۵	باب ۴۶ در صوفی
۱۲۶	باب ۴۷ در محقق و مقلد
۱۲۸	باب ۴۸ در مکالمہ
〃	باب ۴۹ در خلق
۱۳۱	باب ۵۰ در آفت لسان
۱۳۴	باب ۵۱ در مذمت دنیا
۱۳۸	حکایت گریستن
〃	باب ۵۲ در مذمت خلق
۱۴۱	حکایت گنہگار در عہد شعیب
۱۴۲	باب ۵۳ در مذمت نفاق
۱۴۵	باب ۵۴ در حرص
۱۴۷	باب ۵۵ در قناعت
۱۴۹	باب ۵۶ در طمع
〃	باب ۵۷ در حسد
۱۵۲	باب ۵۸ در عداوت شیطان

۱۵۲	باب ۵۹ در مدح طاعت
۱۵۸	باب ۶۰ در مذمت معصیت
۱۶۰	باب ۶۱ در عدل و ظلم
۱۶۲	باب ۶۲ در حسن خلق
۱۶۳	باب ۶۳ در سخا
۱۶۴	باب ۶۴ در ادب
۱۶۷	باب ۶۵ در کبر و عجب
۱۶۹	باب ۶۶ در آفت ریاست
۱۷۱	باب ۶۷ در رحم و شفقت
۱۷۲	باب ۶۸ در تضرع و بکا
۱۷۷	حکایت گریستن زاہدی در محبت خدا
۱۷۸	باب ۶۹ در دعا
۱۸۰	حکایت دزدیدن مار
//	باب ۷۰ در حواس
۱۸۳	باب ۷۱ در مذمت بدن
۱۸۷	باب ۷۲ در مذمت نفس
۱۹۳	حکایت اژدہا آوردن مارگیر
۱۹۶	باب ۷۳ در آفت شہوت
۱۹۷	حکایت جستن اہل دلے زندہ دلے را
//	حکایت احول در شکستن شیشہ
۱۹۸	باب ۷۴ در عقل
۲۰۳	باب ۷۵ در قلب
۲۰۶	حکایت شبان در عہد موسیٰ
۲۰۹	باب ۷۶ در روح
۲۱۳	باب ۷۷ در صوت نقارہ

۲۱۵	باب ۷۸ در صوت ابرار و احرار
۲۲۰	قصیدہ توبۃ النصوح
۲۲۴	قصیدہ عارفانہ در منقبت حضرت غوث پاک
۲۲۶	تذکرہ خواجہ باقی باللہ
۲۲۷	خواجہ صاحب کا مولد اور سن ولادت
//	خواجہ صاحب کی تعلیم
//	خواجہ صاحب کا حقانی تلاش میں پھرنا
//	خواجہ صاحب کی ابتدائی بیعت
۲۲۸	عالم شباب میں کئی خواجہ بزرگ سے بیعت
//	خواجہ صاحب کی والدہ ماجدہ کی دعا
۲۲۹	خواجہ صاحب کی والدہ ماجدہ کی کیفیت
//	خواجہ صاحب کا شیخ بابا ولی سے کشمیر جا کر ملنا
۲۳۰	خواجہ صاحب کا بار دیگر بزرگان سے استفادہ
//	خواجہ صاحب کی نماز میں ایک کرامت
//	خواجہ صاحب کا ایک نامرد کو مرد کر دینا
۲۳۱	خواجہ صاحب کا مردہ کو زندہ کر دینا
//	خواجہ صاحب کی تصویر سے ایک شخص کا استفادہ
۲۳۲	خواجہ صاحب کی ناراضی سے ایک سپاہی کی گرفتاری
//	خواجہ صاحب کی شفقت عام
۲۳۳	انتہائے زمانہ میں خواجہ صاحب کے سینہ سے ایک سبب آمد کا ظاہر ہونا
//	ایک مجذوب کی ملاقات
//	مولانا امیر کلالی سے ملاقات
۲۳۴	خواجہ امکنگی کے ہاتھ پر آپ کی بیعت اور خلافت
۲۳۵	خواجہ صاحب کا ہندوستان میں آنا

۲۳۵	دہلی میں قطب صاحب کا لوگوں کو خواجہ صاحب سے بیعت کرنے کے لئے ارشاد کرنا
۲۳۶	خواجہ صاحب کے خلفاء کی تفصیل
//	خواجہ صاحب کا لقب باقی باللہ عرف مشہور ہونے کی وجہ
//	خواجہ صاحب کا وصال
۲۳۷	خواجہ صاحب کا مزار مبارک
//	قصیدہ مؤلف در منقبت خواجہ صاحب
۲۳۸	مثنوی خواجہ باقی باللہ
//	حمد
//	توحید
۲۳۹	مناجات
۲۴۱	حکایت پیر سے
۲۴۲	نعت
۲۴۳	مناجات
۲۴۴	حکایت مجنون
۲۴۵	زمین بوسی آنحضرت صلعم
۲۴۶	حکایت
۲۴۷	داستان
۲۴۹	حکایت زلیخا و یوسف
//	مناجات
۲۵۰	بیان نسبت خواجہ ابوالحسن خرقانی
//	حکایت زلیخا
۲۵۲	انتہائے نسبت خواجہ نقشبند و خواجہ احرار
۲۵۴	در تحقیق مراتب سلوک

۲۵۴	دربیان اعتقاد دین و شرائط سلوک	۲۶۲	حالات مولانا سید محمد قائم قادری رح	۲۸۳	حضرت قبلہ کا کلام منظوم
〃	دربیان اعتقاد در حق آنحضرت صلعم	〃	نظم در حالات حضرت سید شاہ عبد اللطیف رح	۲۸۴	حضرت قبلہ کا وصال
۲۵۵	مناجات		و مولانا محمد قائم	〃	حضرت اشرف علیہ الرحمہ کا کلام منظوم
۲۵۶	بیان تحریص و طلب مطلوب حقیقی	۲۷۳	حالات حضرت سید شاہ فیع الزمان قادری رح	۲۸۶	**مثنوی معدن فیض**
〃	در تحقیق مشاہدہ و رویت حق		مع سید شاہ محمد زمان قادری الٰہ آبادی	〃	در حمد
۲۵۸	در تجلی معنوی و فنا در وحدت صرف	〃	نظم در حالات حضرت سید شاہ محمد زمان القادری	۲۸۸	در مناجات
〃	در بیان فنا و بقا و تجلی ذاتی	۲۷۴	تفصیل اولاد حضرت سید شاہ محمد زمان قادری	۲۹۰	در نعت
۲۵۹	در تجلی ذاتی و تجلی معنوی	〃	حالات حضرت اشرف علیہ الرحمہ	۲۹۲	در بیان مذمت دنیا
〃	در تحقیق علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین	〃	حضرت اشرف رح کی تصانیف	۳۰۰	در بیان توبہ
۲۶۰	در تحقیق تجلیات و کشف	۲۷۵	حضرت اشرف کے اخلاق و آداب	۳۰۷	در بیان صبر
۲۶۱	تاریخ تولد خواجہ عبد الصمد و خواجہ عبید اللہ	〃	نظم در حالات حضرت اشرف رح	۳۱۱	در بیان شکر
۲۶۴	ساقی نامہ	۲۷۶	حالات حضرت حکیم بادشاہ الٰہ آبادی برادر حضرت اشرف رح	۳۱۵	در بیان رضا
۲۶۵	قصیدہ مولف در توصیف حضرت امام رح	〃	حضرت حکیم بادشاہ رح کی تعلیم	۳۱۷	در بیان قناعت
۲۶۶	قصیدہ مولانا محمد ابراہیم توکلی 〃	〃	حضرت حکیم بادشاہ کے استادوں کی تفصیل	۳۲۳	در بیان توکل
〃	〃 〃 〃	۲۷۷	آپکے استادوں کے مفصل حالات	۳۲۸	در بیان تقویٰ
۲۶۷	〃 〃 〃	۲۷۸	حضرت حکیم بادشاہ کی بیعت اور علم باطن	۳۳۱	در بیان ملامت
〃	〃 〃 〃	۲۷۹	نظم در حالات حضرت حکیم بادشاہ	۳۳۵	در بیان اخلاص
〃	قصیدہ قاضی عبد الرحیم بیگ در توصیف مولف	۲۸۰	حضرت حکیم بادشاہ کے تلامذہ	۳۳۸	در بیان تواضع
۲۶۸	〃 〃 〃	〃	حضرت حکیم بادشاہ کے خلفاء	۳۴۱	در بیان مذمت تکبر
〃	رباعیات 〃 〃	〃	حضرت حکیم بادشاہ کے صاحبزادے اور	۳۴۸	در بیان سخاوت
۲۷۰	**تذکرہ حالات حضرت اشرف علیہ الرحمہ**		اون کی اولاد کے حالات	۳۵۰	حکایت ابو بصری و سگ تشنہ
〃	وجہ تالیف	۲۸۱	حضرت حافظ عباس علیخان خلیفہ حضرت قبلہ	۳۵۱	حکایت عرب سخی مرد
۲۷۱	حضرت اشرف رح کا نام و نسب	۲۸۲	حضرت خواجہ محمد سلطان خلیفہ حضرت قبلہ کے حالات	۳۵۳	در بیان مذمت بخل
〃	حضرت اشرف رح کی خاندانی حالت نظم میں	〃	حضرت حکیم سید شاہ محمد رضا خلیفہ حضرت قبلہ کے حالات	۳۵۹	در بیان عدل
۲۷۲	حالات قطب الاقطاب سید شاہ عبد اللطیف رح	〃	حضرت قبلہ کی تصانیف کی تفصیل	۳۶۰	در بیان ترک خشم

۳۶۴	دربیان ایفاء عہد	۳۹۰	قصیدہ حضرت قبلہ در منقبت حضرت غوث پاک	۳۹۷	دربیان مذمت دنیا
"	حکایت حضرت اسمٰعیل	۳۹۲	**مثنوی غریب نامہ**	"	دربیان صبر
۳۶۵	حکایت خواجہ و غلام	"	در حمد	۳۹۸	دربیان نصائح متفرق
۳۶۶	دربیان صدق	"	در نعت	"	دربیان عشق ایزد تعالیٰ
۳۶۸	در مذمت کذب	"	در مناجات	۳۹۹	دربیان استقامت
۳۷۰	دربیان خوف	"	در مذمت تکبر	"	دربیان تفحص چہار چیز
۳۷۸	دربیان رجا	۳۹۳	دربیان ذکر حق سبحانہ تعالیٰ	"	مناجات
۳۸۲	دربیان حیا	"	دربیان پیر و شیخ	"	قصائد حضرت قبلہ
۳۸۳	دربیان علم	۳۹۴	دربیان حذر کردن از ہفت چیز	۴۰۰	قطعہ تاریخ طبع کتاب از شاہزادہ
۳۸۵	دربیان مذمت جہل	"	دربیان اتباع شرع شریف		محمد امیر الملک بہادر و تعلق خلیفہ
۳۸۶	دربیان ادب	۳۹۵	دربیان روح پر فتوح		حضرت حافظ صاحب قبلہ۔
۳۸۷	در خاتمۃ الکتاب	"	دربیان تقلید کردن مرشد	۴۳۲	اعلان
۳۸۸	قصائد حضرت اشرف علیہ الرحمۃ	۳۹۶	دربیان فنا کردن خودی		

قصیدہ در منقبت جنید وقت و بایزید دوران قطب زمان مولائی و مرشدی حضرت والدی حاجی حافظ محمد عباس علیخان صاحب قبلہ قادری نقشبندی مجددی امروہی قدس اللہ سرہ العزیز

مصنفہ فاضل اجل عالم باعمل مولانا نذیر احمد خان صاحب اسیر سنہ ۱۳۲۸ھ

تمنا ہی نہوں جو اک عدم دنیا کا | سنا لوگو صلہ کچھ میں بھی اس تلبیہ بانکا
زبان جو وصف کیونکر ہو جناب عباس علیخان کا | صفا ہر شکل انسانی سے باطن نور یزدانی کا

نہیں ہے سر فلک عارف یار ہے بعضا نی | سراپا شان سبحانی نہیں کیونکر عقل کا نکا
خدا والوں کی ہے ان کا مقال اللہ تعالیٰ | رسے توصیف کیا اس کی نہیں مقدور انسان کا

لطائف لطف سے انکی اثر جس کی اور ترجیح | جھکا قلب میں انکی ہر ایک شے نور فنا کا
مراقب تھے وہ ہر دم تکوین بیچون و بے چگون | نمونے کی راہ سے معمور تھا دائرہ انکا

وہ ذاکر تھے ہو مشغول ذکر قربت بھی | مکمل تھا ظلال اور سانس کا ہوا یزدانیکا
اقرب نا ہر و باطن ... | ولایت تھی اور نہیں حاصل ہوا تھا فقر کا

کمالات نبوات و الوہیت میں نہ اگر تھے | بڑا تھا فوت تو او نپہ مرزا جان جانان کا
حقیقت جانتے تھے معرفت سمجھاتے تھے وہ | سلوک کی تعین مرتبہ تھا ان کے عرفان کا

غرض تھے عارف کامل وہ تھے ... | یہی انجام ہونا تھا ہر عارف کے عرفان کا
حیات و موت یکساں ... | ... گو غریبان کا

... جب ان کے ... | ... سلسلہ بوبکر کا شاہ مردان کا
... کسی رتبہ مبارک کا | ... کچھ نہیں ہستی انکا

تجلی جب ... ہو گیا ... گلدستہ | ... ہو گیا ... گلشن انکا
کہیں آئینہ ... کی کچھ خبر ... | عجب ... جمال ... ہستی انکا

اگر زہاد کی دیکھے کبھی ایام مستی میں
تو اٹھ کر عرش پر پہنچیگا ہر پارہ گریباں کا
مشاغل ہیں اگر معقول ہے نقش اتار دو
تو ہر گز غم نہ ہوگا پھر کبھی شیر نیستان کا

بحمد اللہ کہ صاحبزادہ عالی تبار اپنے
پڑا ہے پرتو انوار انکے راز پنہاں کا
نگاراں جب نکھیں مرادن ہوں جیم جاں کا
کبھی اس سمت آ پہنچے اگر وہ شیر یزداں کا

طریقہ کو بزرگوں کے رہا کرنے نذیر احمد
طفیل انکے بہر سے یہ آئی ہے یدا کا

صحت نامہ سوانح عمری حضرت مولانا رومؔ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹	۲۳	شعنرا	شعشعو	۱۷	۱۱	ازدو	زو	۲۳	۴	خلفہ	خلیفہ	۲۵	۷	مزن	بزن

صحت نامہ مجموعہ حصہ ۱

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۲	دہوی	دہلوی	۶	۱۰	دمنقاد	منقاد	۷	۳	آوردم	آوردم	۷	۱۹	کوز	کوزہ
۹	۵	نگردہ	نگروہ	۹	۱۰	ار	ور	۱۰	۵	خضرت	حضرت	۱۰	۱۲	دفن	دفن
۱۳	۱۳	رجوہ	وجوہ	۱۴	۱۶	شکستہ	اشکستہ	۱۶	۶	بیاین	بااین	۲۲	۱۴	ست	رست
۲۳	۹	گل	گل	۳۱	۱۱	شمر	وسمر	۳۵	۴	دریابد	دریابد	۳۵	۱۶	لقبہائی	لقمہائی
۴۱	۸	وگردونہا	وگردونہا	۳۳	۱۷	حاضر	ظاہر	۴۲	۶	بریق	ابریق	۴۷	۴	عاشق	آتش
۴۷	۷	اسطرلاب	اصطرلاب	۴۹	۱۲	شود	شور	۵۵	۸	بارشان	پادشاہان	۷۳	۲	وود	دود
۸۰	۴	ابصر	اصبر	۹۰	۱۵	روام	دوام	۹۰	۱۶	وراز	دراز	۹۱	۱	دہ	بدہ
۱۰۱	۱۶	رہ	دو	۱۳۷	۱۳	بای	بابای	۱۳۴	۱۳	سیر نشد	سیر نشد	۱۳۵	۱۶	ہیچ	ہیچوں
۱۴۶	۱۱	بدان	بدران	۱۵۰	حاشیہ	باب درجہ	باب جبر	۱۵۱	حاشیہ	باب و درجہ	باب و جہ	۱۶۰	۴	دیت	ادیت
۱۶۵	حاشیہ	ب ۳۳	ب ۳۴	۱۸۰	۱۱	دیدو	دیدو	۲۰۵	۱۳	صدر	صد	۲۰۸	۱۴	رانا	راند
۲۱۰	۱۴	سگین	سنگین	۲۱۸	۱۳	باتفیق	باتفق	۲۲۱	حاشیہ ۹	گزد	سزد	۲۲۸	۲	نہیت	نعات
۲۵۴	حاشیہ ۴۱	بندشت	بندرت	۲۶۹	۷	احسن	حسن	۲۷۲	۱۴	جلال فر	جلال فخر	۲۷۷	۶	سزقرار	سزاوار
۲۸۰	۱۷	مین	سے	۲۸۵	حاشیہ ۳	صائقہ	صاعقہ	۲۸۷	۱۲	سبے	سبے	۲۹۶	۱	لمحد	لحد
۳۰۰	۶	رجہ	وجہ	۳۰۷	حاشیہ ۳۳	درآمکر	درآید	۳۱۳	جدول	عذاب	عذابی	۳۱۹	حاشیہ ۴	لمعے	لمعے
۳۲۱	حاشیہ ۴	جبریل	جبرئیل	۳۲۴	۲۶	مخوار	مخور	۳۲۸	۷	بیچ	مسیح	۳۳۰	حاشیہ ۲	کردد	گردد
۳۳۰	حاشیہ ۱۲	کمان	گمان	۳۳۱	۱۵	بیاید	بیابد	۳۳۵	حاشیہ	اسلا	انبلا	۳۳۷	۱۱	بہل	بحل
۳۴۳	۲۸	لآمید	لاقید	۳۴۴	حاشیہ	سمع بصر	سمع و بصر	۳۵۸	۲۶	کشیدہ	کشیدہ	۳۵۹	حاشیہ ۴	حق بتو	حق
۳۶۲	۱	برجرو	برج جا	۳۸۱	۳	کرم	کریم	۳۸۳	حاشیہ ۴	سبے	سبے	۳۸۹	۴	بستہ	نیست
۳۸۶	۶	حفا	خفا	۳۹۰	۱۷	رملک	ازملک	۳۹۰	حاشیہ	یہ کاسہ	سیہ کاسہ				

صحت نامہ تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وجہ تالیف - یہ امر ظاہر ہے کہ صوفیا و عارفین اولیاء کاملین کا فیضان صحبت ایک گرانمایہ دولت اور عزیز الوجود نعمت ہے ؎

ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا | گو نشیند در حضور اولیاء
یک زمانے صحبتے با اولیاء | بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

انہیں کی ذات بابرکات عالم کا مدار ہے انہی سے قلوب عاشقین کو احیا اور دیدۂ مشتاقین کو اجلا نصیب ہوتی ہے ؎

ہین کہ اسرافیل وقتند اولیاء | مردہ را زایشان حیات است و نما
نشنود آن نغمہا را گوش حس | کز ستمہا گوش حس باشد نجس
اولیاء را در درون ہم نغمہاست | طالبان را زان حیات بے بہاست
جانہائے مردہ اندر گور تن | برجہد ز آواز شان اندر کفن

فی زمانہ چونکہ طلب دنیا غالب ہے اور حق و باطل ملتبس ہے اہل اللہ ایسے بزرگونکا وجود باوجود عنقا اور اونکی شناخت مشکل ہوگئی ہے لہذا بقول آنکہ ؎

فیض صحبت نیست جز فیض کلام | مستفاض گردد این رسم عالم

اولیاء اللہ کے ملفوظات اور انکی تصانیف کو جو حقیقت آیات بینات و کلمات طیبات ہین مولف عفی عنہ نے اونکی صحبت کا قائم مقام جانکر چار نایاب مثنویات قدیمہ بہم کین اور حالات مصنفین بطور تذکرہ رقم کرکے اس مجموعہ مین یکجا کر دیے ہین۔ واللہ ولی التوفیق۔ مولف عفی عنہ۔

حالات حضرت مولف مدظلہ العالی مرتبہ فدوی میر لیاقت علیخان حیدرآبادی منصبدار سرکار عالی

آپکی تاریخ ولادت ۲۴ شعبان ۱۲۸۴ھ شب دوشنبہ وقت تہجد اور مولد مقام امروہہ ضلع مرادآباد شمالی ہند ہے۔ وہین آپنے علوم ظاہری معقول و منقول حدیث و تفسیر فقہ و اصول ادب و معانی حکمت و فلسفہ منطق و ریاضی فصاحت و خطاطی کی تحصیل فرمائی۔ اکثر کتب درسیہ آپکو از بر و مستحضر ہین۔ دینیات اور ادب سے آپکو خاص دلچسپی ہے۔ عربی فارسی نظم و نثر مسجع و مقفی نہایت ہی فصیح و بلیغ فی البدیہہ آپ تحریر فرماتے ہین کئی کتابین مختلف علوم مین تصنیف فرمائی ہین آپکے اخلاق سبحان اللہ اخلاق محمدی صلعم۔ خدا تعالی نے انسانی ہمدردی کوٹ کوٹ کر آپ مین بھر دی ہے اعلی و ادنی یکسان نگاہ سے سب کے حاجت روا آپ ملتے ہین ؎

فروتنی است دلیل رسیدگان کمال | کہ چون سوار بمنزل رسد پیادہ شود

آپنے علم باطنی متعدد شیوخ سے حاصل فرمایا اولاً بتاریخ ۲۵ رجب ۱۳۰۰ھ روز شنبہ بعد ظہر اپنے والد ماجد حضرت حافظ محمد عباس علیخان صاحب قدس سرہ العزیز قادری نقشبندی امروہوی کی بیعت توبہ فرمائی اور ۱۲ سال کے بعد بتاریخ ۲۳ شعبان ۱۳۱۲ھ شب جمعہ بعد مغرب بعد تکمیل سلوک بنیوں طریقت خلافت تامہ پائی اور اب آپکا فیضان جاری ہے۔ آپکی قلیل صحبت مین طالبان اللہ کو یہ نوبت پہونچ جاتی ہے کہ آپکی نسبت عالی اور الطف ہے ؎

نسبتش ارفع و قوی اثرش | اہل دل میکنند یک نظرش

مختلف الاستعداد لوگونکو ایک وقت مین علیحدہ علیحدہ مقام کی توجہ آپ پہنچاتے ہین سلوک جذب و صحو و سکر کسکے اہل کو پہونچاتے ہے۔ اتباع شرع شریف پیروی سنت سنیہ اجتناب بدعات نامرضیہ آپکے شعار ہین دافع ہے **قطعہ**

مرد درویش بے شریعت اگر | بپرد بر ہوا مگس باشد
یا چو کشتی روان شود بر آب | تو یقینش کن کہ خس باشد

اسکے لطیفہ یہ ہے کہ اوردون پر آپ معترض نہین ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ | چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

اکثر دیکھا گیا ہے کہ آپکے پاس بیٹھنے ہی کا سبب ہے کہ لوگونکے مرض دفع ہو جاتے ہین نادر بات یہ ہے کہ سب سے پہلے آپکے مریدین کا لطیفہ خفی جاری ہو جاتا ہے اسکے بعد دوسرے لطائف اور کاہی کا ہوتی کی خدمت مین دیکھا گیا ہے کہ ذکر الٰہ کی نسبت لوگونکی کم ہو جاتی ہے جو خصائص ہیں صلعم سمجھنا باعث تمام اتباع سنت سنیہ ہو۔ آپ نام و نشان

حضرت ... مین لباس مین بھی عوام کو کچھ امتیاز نہین ہے کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ انسان کی برائی کیلئے یہ کافی ہے کہ اوسکے دین یا دنیا کے
امر زکی شہرت ہو اور لوگ اسپر انگلیان اوٹھائین ۔ بعدہ آپ اجمیر شریف حاضر ہوے تو وہان بارشاد حضرت خواجہ غریب نواز
رضی اللہ عنہ ایک چشتی بزرگ نے اور جب آپ سرہند شریف حاضر ہوے تو بحکم حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ ایک نقشبندی بزرگ نے خلافت
دی اور انکے علاوہ ایک سالک مجذوب درویش نے بھی کچھ نعمت عطا کی ۔ بعدہ آپ حیدرآباد تشریف لاے بہت لوگ آپکے حلقہ
ارادت مین داخل ہوکر مستفید ہوے ۔ اسکے بعد بارشاد روحی حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ مرشدی حضرت محمد معروف علیشاہ
صاحب قبلہ قادری ابوالعلائی نے آپکو طلب فرماکر خلافت سے سرفراز کیا اور آپکی پوشیدہ نعمت کو واپس کر کر ارشاد ہوا کہ کچھ دوئی باقی نہین رہی
اور جس شب مین وصال فرمایا آپنے نہایت اصرار کیا تو خادم [illegible] پاس [illegible] آئندہ آپکی خدمت کیلئے ارشاد ہوا ۔

رہبر توئی رفیق توئی رہنما توئی ... روحم بہ پشت قبلہ لباسے تا توئی

نظم مولف در توصیف حضرت مولانا روم رح

عارف کامل جناب مولوی	واقف سر و رموز مثنوی	از سر الہام بنوشتہ کتاب	گوہر معنی نمودہ انتخاب
حرف حرفش نکتہ اسرار ہست	نقطہ نقطہ مید ہد پیغام دوست	مرہم زخم دل بریان ما ست	کحل چشم ما ز دیدہ گریان ما ست
قرۃ العین ہست و تسکین قلوب	شربت وصل است و تمکین قلوب	از کلامش آیدم بوے کلیم	کان شدہ رہبر مرا سوے کلیم
نیست غیر حق درون نغمہا	ز وست اظہار و بطون نغمہا	کیست گویا غیر ذات کبریا	بشنو از گوش حقیقت رمزہا
منجلی و مختفی ستر و نہان	مظہر ہست و نشان بے نشان	گر ترا بینا شود چشم یقین	خود ببینی جلوہ اش از آن و این
در شنو در حضیر تر انجمت سعید	جز ز ری از جلوہ گردی زوال ید	در گذر از دیدہ گردان بے نشان	باز شنو اسم صفت جلوہ کنان
اسماؤ صفات و کل شی	از وجود مطلق گشتہ است حی	پادشاہ و عارفان خیر الوری	دید آنچہ دید و گفت لاالہ
ہمچنین گفت است ما را رسول	رب ستر و انشد اندر کے عقول	منتہاے فہم انسان تا ظلال	وان ہم از فضل و عطاے ذوالجلال
در خطاے سہو آدم ریب نیست	ربنا تا ... عیب نیست	عاجزی آمد اساس بندگی	بندگی آمد لباس زندگی
حضرت سجاد زین العابدین	رضاے عارفین و ساجدین	کامل العرفان ہست محو بندگی	قول مولانا نگر در مثنوی
پادشاہان جہان از بندگی	بو نبرد از شراب بندگی	ورنہ ادہم وار سرگردان و دنگ	ملک را برہم زدے بے درنگ
بندگی آخر بعرفان رو کند	از فیوض نور اللہ الصمد	یارب از الطاف خود ما ہم نما	مستقیم ما صراط الاستوا
بہر ما و بہر این طریق	زانکہ ماہستیم در عصیان غریق	تا کہ در حفظ این حق باشیم ما	از خیال فاسد و باطل رہا
در طریق بدعتیین و ملحدین	در عقاید ہاے باطل اجمعین	رہنما از جود و فضلت رہنما	از چہ ما و راست اخوان صفا
تا شود راضی ز ما ہر دو ما	در کعت آید گوہر مقصود ما	تا نماید در بطون و در ظہور	در دل و جان ہم روان بقعہ جات
منتشر از حق گروہ عیان	در دل و در جان و در روح روان	صد تحیات الی یوم القیام	بر نبی و آل و اصحاب کرام
تابعین و ہم تبع التابعین	جملہ صدیقین و شہدا صالحین	اولیا اقطاب و اغواث زمان	جمل ابدال و یک فرد جہان
بہر ما عفو کن رب کریم	اجر ما ماکہ بسیار عظیم	کن عطا در باغ رضوانم مقام	تا باصل خویش یابم انضمام

۵؎ آپکے اور آپکے صاحبزادگان اور خلفا کے مفصل حالات مین عنقریب ایک مستقل رسالہ شائع کیا جائیگا ۔
۱؎ حضرت سجاد مس العارفین و مشہور بوند زین العابدین

إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ

شرح مثنوی معنوی حضرت مولانا رومی کا عمدہ اور نایاب انتخاب

موسومہ

لب لباب

و

رسالہ انتخاب

مصنفہ

حضرت مولانا خواجہ درویش محمد بخاری نقشبندی احراری

مع

تذکرات مولانا روم و خواجہ صاحب مرحوم

مؤلفہ

علامۂ فاضل درویش کامل مولائی و مرشدی حضرت مولوی احمد حسین خان صاحب امبالوی نقشبندی چشتی

باہتمام ان ... سرپرست علمیان و غیرہ حسب فرمائش مولوی محمد مراد خان صاحب کتب فروش

بماہ دسمبر ۱۹۱۰ء

مطبع [illegible] میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرہ حضرت مولانا رومی قدس سرہ العزیز

خدا در انتظار حمد ما نیست	محمد چشم بر راہ ثنا نیست
محمد از تو میخواہم خدا را	خدایا از تو حب مصطفےٰ را

بندۂ مذنب امیدوار رحمت غفار فقیر احمد حسین خان قادری نقشبندی امروہی ثم الحمید آبادی غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ برادران اسلام کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ عام وخاص میں یہ امر ضرب المثل اور مشہور آفاق ہے کہ حضرت مولینا کی مثنوی شریف کے فیضان مطالعہ کی برکت سے صدہا بلکہ ہزارہا آدمی اولیاء کاملین اور عرفاء واصلین سے ہو گئے اور اسکا ہر شعر بجائے خود ایک آیۃ منزل من السماء یا ارشاد حضرت خیر الوریٰ ہے شعر

مثنوی یار معنوی قرآن سرسبز	یار موزہ گفتۂ خیر البشر

اگرچہ حضرت علیہ الرحمہ کے حالات مشہور و آشکار کالشمس فی نصف النہار ہیں ع چہ حاجت است کہ خورشید را بیان آید
پس اس کتاب کے شروع میں تبرکاً آپکے مختصر حالات شریک کر دیے جاتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

مولانا کا نام و نسب آپ کا نام محمد و لقب جلال الدین نسب صدیقی۔ بموجب روایت سپہ سالار[۱] خلیفۂ ارشد جناب مولانا آپکا شجرۂ نسب یہ ہے محمد (جلال الدین) ابن محمد (بہاء الدین) ابن حسین بن احمد الخطیبی ابن قاسم بن مسیب بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ اور بموجب روایت مقالات مصنفہ یک سید مولانا بہاء الدین ولد فرزند جناب مولانا یہ ہے محمد بن محمد بن حسین بن احمد بن قاسم بن مسیب بن مطہر بن حماد بن عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ۔ مگر پہلی روایت صحیح تر ہے۔

---

۱ سپہ سالار ۴۰ سال کامل سفر وحضر میں مولانا کے ہمراہ رکاب رہے ہیں ۱۲

مولانا کا خاندان آپکے سب بزرگ علما و فضلا و اولیاء کاملین سے گذرے ہین چنانچہ آپکے پردادا شیخ احمد الخطیب البلخی خلفائے نامی حضرت شیخ احمد الغزالی رح سے تھے اور آپکے دادا شیخ حسین بلخی درویش کامل ہونیکے علاوہ عالم متبحر بھی تھے ایک شب محمد خوارزم شاہ والی خراسان نے عالم رویا مین دیکھا کہ آنحضرت صلعم ارشاد فرماتے ہین کہ اے محمد تم اپنی دختر کا شیخ حسین بلخی کے ساتھ عقد کر دینا۔ صبح ہوتے ہی اوس نے آپکے ساتھ اپنی صاحبزادی کی شادی کر دی جس کے بطن سے مولانا کے والد شیخ بہاء الدین تولد ہوئے۔

مولانا کے والد ماجد آپکا نام محمد و لقب بہاء الدین اور عرف سلطان العلماء ہے۔ تھوڑی ہی عمر مین آپ فارغ التحصیل عالم کامل اور جمیع علوم و فنون مین فاضل ہو کر مسند تعلیم و تدریس اور سجادہ ہدایت و ارشاد پر متمکن اور فیض رسان خلائق تھے۔ آپنے علم باطنی کی تکمیل اپنے والد بزرگوار سے فرمائی اوسکے بعد شیخ نجم الدین کبریٰ خوارزمی سے بعد بیعت خلافت پائی صد ہا ہزارہا طالبان علوم ظاہری و باطنی مقامات دور و دراز سے آپ کی خدمت مین استفادہ کی غرض سے حاضر ہو کر کامیاب ہوتے رہتے تھے۔ تاہم بعض حاسد ظاہر بین تھا آپکے کمالات کی تردید کرتے اور معترض رہتے تھے کہ بالاتفاق ایک ہی شب مین ۳۰۰ بزرگ معززین بلخ نے آنحضرت صلعم کو عالم رویا مین دیکھا کہ ان جناب پر کمال شفقت فرمائی اور خطاب سلطان العلمائی سے سرفرازی بخشی۔ علی الصباح یہ سب صاحب آپکی خدمت فیضدرجت مین قدمبوسی کی غرض سے حاضر ہوئے تو آپنے ارشاد فرمایا کہ جب تک آنحضرت صلعم نے آپکو متنبہ نہ کیا انکار سے باز نہ آئے۔ بالآخر سب نے توبہ کی اور آپکے مرید ہوئے۔ اسکے بعد آپ کے کمالات کا عالمگیر شہرہ ہو گیا ہر طرف سے جوق جوق طالبان خدا کی آمد و رفت شروع ہوئی تمام عرب و عجم سے علما و فضلا آپکی خدمت مین فتوے بھیجنے لگے۔ ہزارہا آدمی آپکے دربار مین ہر وقت حاضر رہنے لگے۔ اسقدر آپکی خدمت مین خلق اللہ کو ارادت بڑھی کہ آپکے حلقہ درس تدریس اور ذکر و مراقبہ اور مجالس وعظ و تذکیر کے مقابلہ مین دربار شاہی کی رونق گھٹ گئی۔ چونکہ اکثر آپ اپنے وعظون مین الحاد اور فلسفہ اور بدعتی کے خلاف مین بیانات فرمایا کرتے تھے یعنے جو لوگ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ چھوڑ کر فلسفہ کی بڑائی تقویمون کے پابند ہو گئے ہین اپنی نجات کی کیا امید رکھتے ہین۔ اوس زمانہ مین امام فخر الدین رازی فلسفی بادشاہ وقت کا اوستاد اور مشیر خاص تھا۔ لہذا وہ آپسے حسد و بغض رکھنے لگا لیکن بادشاہ آپکا بھی بڑا معتقد تھا گاہے گاہے آپکے سلام کے واسطے حاضر خدمت بھی ہوا کرتا تھا اسلئے اگرچہ وہ آپکی بدخواہی کیلئے قائم جو تھا مگر کوئی موقع ہاتھ نہ آتا تھا۔ اتفاقاً ایک روز بادشاہ معہ حکیم مذکور حاضر خدمت ہوا اوسوقت آپکے دربار مین ہزارہا بلکہ لاکھون آدمیون کا ہجوم تھا بادشاہ یہ دیکھکر حیران و دنگ رہ گیا حکیم کو موقع ملگیا اور اوس نے بادشاہ سے اس کثرت رجوعات کے نتائج بیان کئے اور کہا کہ اگر اسکا فی الوقت کچھ انسداد نکیا گیا تو امور سلطنت مین رخنہ عظیم پڑ جائیگا[1]

[1] جیسا کہ بسبب کثرت رجوعات خلفاء عباسیہ نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو محبوس کر دیا تھا اور قید ہی مین آپ شہید ہوئے اور جہانگیر بادشاہ نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کو بسبب رجوعات خاص و عام بخوف زوال سلطنت قید کر دیا تھا بعدہ آپکے کمالات کا معتقد ہو گیا

الحاصل بادشاہ پر اوس کے سمجھانے کا اثر ہو گیا ؎

دوستی جاہل شیرین سخن / کم شنو کان ہست چون سم کہن

بالآخر منشاء یہ تھا کہ بادشاہ نے بمشورہ حکیم مذکور خزانۂ شاہی کی کنجیان آپکی خدمت مین بھیجکر عرض کرایا کہ اسکو بھی آپ قبول فرمالین کہ اسکے سوا اور جملہ سامانِ شاہی آپکے یہان موجود ہین اور اگر آپکو بادشاہی کی ضرورت نہین ہے تو آپ کسی دوسرے مقام کو تشریف لیجائین آپنے اس پیغام کو سنکر بادشاہ کی سمجھ پر بہت افسوس کیا کہ اوسنے ہمکو طالب دنیا سے دلی خیال کیا حالانکہ بس رباعی۔

آنکس کہ ترا شناخت جانرا چہ کند
فرزند و عیال و خانمان را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانۂ تو ہر دو جہانرا چہ کند

اور ارشاد فرمایا کہ انشاء اللہ کل یہان سے فقیر چلا جائیگا معتقدین مین سے جس کا جی چاہے فقیر کے ساتھ چلے اور جب محمد خوارزم شاہ یہان کا بادشاہ ہیگا بندہ واپس نہ آئیگا مورخین کا بیان ہے کہ آپکی دل آزاری اور آپکے پیر بھائی مجدالدین بغدادی کا قتل ناحق خوارزم شاہ کی زوال سلطنت کا باعث ہوا ؎

ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد / تا قلوب اولیا نامد بدرد

الغرض دوسرے روز آپ بلخ سے روانہ ہوے اور آپکے ہمراہی مین تین سو آدمی آپکے مریدین خاص نے بھی ترک وطن کر دیا اور سراسیمہ آپکے ہمراہ چلدئے آپکے چلے جانیکے بعد جب بادشاہ کو خبر ہوی تو اوسکو بھی بہت رنج اور افسوس ہوا اور آپکو واپس بلانا چاہا مگر آپ واپس نہ ہوے اور اسکے کچھ عرصہ بعد اوسکی سلطنت تباہ و تاراج ہو گئی

بنگر کہ خون ناحق پروانہ شمع را / چندان امان نداد کہ شب را سحر کند

آپ منزل بمنزل مقام بمقام کوچ کرتے ہوے نیشاپور پہونچے وہان چند روز آپکا قیام رہا حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے آپکا کمال احترام کیا وہان سے سفر کرکے بغداد شریف پہونچے یہان حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوی وہان مدتون قیام رہا روزانہ شہر کے تمام علما اور مشائخ اور امرا اور رؤسا آپکی ملاقات کیلیے آتے تھے اور آپسے معارف اور حقائق کی تعلیم پاتے تھے آپنے بسم اللہ شریف کا وعظ بیان فرمایا جو ایک مہینہ مین ختم ہوا اتفاقاً اوس عرصہ مین کچھ آدمی شاہ روم علاء الدین سلجوقی کے دربار کی بطور سفارت بغداد شریف مین آئے ہوے تھے وہ بھی کئی مرتبہ آپ کے جلسۂ درس و وعظ اور حلقۂ ذکر و توجہ مین شریک ہوئے سب حلقہ بگوش ہو گئے اونہون نے واپس جاکر شاہ روم سے آپکے حالات بیان کئے وہ غائبانہ آپکا مرید ہو گیا۔ پھر آپ بغداد شریف سے حجاز اور وہانسے بعد حج کرنیکے ملک شام کو گئے۔ وہان سے زنجان کے شہر آق شہر مین تشریف فرما ہوے۔ اس شہر مین آپ خاتون ملک سعید فخرالدین کے یہان مہمان رہے اور پھر وہانسے لارندہ تشریف لیگئے جہان آپکا سال تک قیام رہا اس عرصہ مین مولانا کی عمر ۱۸ سال کی ہو گئی اور شادی کر دی گئی اوسکے بعد سلطان علاء الدین کی درخواست پر آپ قونیہ کو روانہ ہوے جب قریب شہر

پہونچے بادشاہ نے پیادہ پا آکر آپ کا استقبال کیا اور آپکی سواری کے پاپیادہ ہمراہ چلکر آپکو شہر مین لایا ایک عالیشان مکان مین فروکش کیا اور تا زیست آپکے فیضانِ صحبت سے مستفید رہا بتاریخ ۲۸ ربیع الثانی ۶۲۸ھ بروز جمعہ آپنے وفات فرمائی آپکا مزار شریف قونیہ مین ہے۔

مولانا کی ولادت اور تعلیم آپ ۶۰۴ھ مین بمقام بلخ پیدا ہوے اور ۶۱۰ھ ۶ سال کی عمر مین ہمراہی اپنے والد ماجد آپنے وطن سے سفر فرمایا اور نیشاپور گئے وہان حضرت فریدالدین عطار رح کی ملاقات سے مشرف ہوے انہون نے اپنی کتاب اسرارنامہ نہایت تلطف سے آپکو عنایت فرمائی اور آپکے والد ماجد سے فرمایا کہ "این فرزند را گرامی بدار زود باشد کہ از نفس گرم آتش بر سوختگان عالم زند" اسکے بعد آپ بغداد شریف تشریف لیگئے وہان آپکا سالہا سال قیام رہا آپنے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار کی خدمت مین پائی جو حنفی تھے اسکے علاوہ آپنے بہت کچھ علم ظاہر و باطن سید برہان الدین ترمذی محقق خلیفہ رشید والد بزرگوار سے حاصل کیا پھر وہانسے آپنے ملک حجاز کا سفر کیا وہانسے شام اور ارزنجان تشریف لیگئے اور شہر آق مین مقیم رہے وہانسے لارندہ گئے اور ۷ سال تک وہان مقیم رہے اوسوقت آپکی عمر ۱۸ سال کی تھی علوم ظاہری کی تعلیم قریب تکمیل پہونچگئی تھی وہین آپکی شادی ہوی اور ۶۲۳ھ مین بڑے فرزند سلطان بہاءالدین ولد تولد ہوئے۔ پھر آپ قونیہ تشریف لیگئے وہین آپ کے والد ماجد کا ۶۲۸ھ مین وصال ہوا اسکے بعد سالہا سال آپنے دمشق اور حلب کے مدارس مین خصوصا مدرسہ حلاویہ مین کمال الدین ابن عدیم حلبی عمر بن احمد ہبۃ اللہ اور دوسرے علما و فضلا سے تعلیم پائی آپکے علمی مدارج حد بیان سے خارج ہین صاحب جواہر مضیہ لکھتے ہین کان عالمًا بالمذاہب واسع الفقہ عالمًا بالخلاف وانواع العلوم۔ بعد وفات آپکے پدر بزرگوار آپ ہی اونکے قائم مقام تسلیم کیے گئے

مولانا کی بیعت اور علم باطنی اول آپنے والد بزرگوار سے بیعت کی اور اونہی سے نیز اونکے خلیفہ سید برہان الدین محقق ترمذی سے جو آپکے اتالیق بھی تھے طریق سلوک اور تعلیم مراقبات طریقہ کبرویہ سہروردیہ حاصل کی ایکدن سید صاحب نے بعد وفات آپکے والد ماجد آپسے فرمایا کہ آپکو دینے کیلئے آپکے والد بزرگوار جو مجکو امانت تفویض کر گئے ہین اب مین وہ آپکے حوالہ کردیتا ہون یہ کہکر اونہون نے آپسے بہت روز سے معانقہ کیا اور جو کچھ دینا تھا دیدیا۔

آپکے والد بزرگوار کو دو سلسلون مین اجازت تھی جو حضرت شیخ احمد غزالی تک پہونچتے ہین ایک یہ کہ محمد بہاءالدین عن والدہ وشیخہ حسین البلخی عن شیخہ و والدہ شیخ احمد الخطیب عن شیخہ احمد الغزالی دوسرا یہ کہ محمد بہاءالدین عن شیخہ نجم الدین الکبری خوارزمی عن عمار البدلیسی عن ابوالنجیب[۱] ضیاءالدین السہروردی عن شیخہ احمد الغزالی عن ابی بکر النساج عن ابی القاسم الگرگانی عن ابی

[۱] شیخ ابوالنجیب دوسرے سلاسل مین اپنے والد شیخ ابو محمد کے اور وہ شیخ احمد دینوری خلیفہ ممشاد دینوری کے خلیفہ تھے اور سلسلۂ قادریہ مین آپکو حضرت پیران پیر سے خلافت نامہ ملا ہے جس مین شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی آپکے خلیفۂ اکبر ہوئے ہین

عثمان المغربی عن ابی علی الکاتب عن ابی علی الرودباری عن جنید البغدادی عن سری السقطی عن معروف الکرخی عن امام موسیٰ الرضا عن امام موسیٰ الکاظم عن امام جعفر الصادق عن امام محمد الباقر عن امام زین العابدین عن امام حسین سید الشہدا عن علی المرتضیٰ عن محمدن المصطفیٰ صلوات اللہ علیہم والرضوان -

مولانا اور شمس تبریز کی ملاقات

بعدہ مولانا نے شمس الدین تبریزی خلیفہ باباکمال الدین جندی خلیفہ نجم الدین کبریٰ سے بیعت کی جسکے مختلف واقعات مشہور ہین جواہر مضیہ مین جو علما رحنفیہ کے حالات کی ایک معتبر کتاب ہے مذکور ہے کہ اگرچہ مولنا پر علم ظاہری کا رنگ غالب تھا طلبا کو کتابونکا درس دیتے تھے اور وعظ بھی کہتے تھے فتوے بھی لکھتے تھے مجالس سماع وغیرہ مین خلاف شرع جاکر کبھی شریک نہ ہوتے تھے اتفاق سے ایک دن آپ درس دے رہے تھے بہت سی کتابین آپکے سامنے رکھی ہوئی تھین کہین سے شمس تبریزی بھی آپہونچے اور ایک طرف کو بیٹھ گئے اور پوچھنے لگے کہ یہ (کتابین) کیا ہے مولنا نے کہا تم اسکو نہین جانتے یہ کہنا ہی تھا کہ دفعۃً سب کتابونمین آگ لگ گئی مولانا گھبرا اور مولنا نے اونسے کہا یہ کیا ہے اونہون نے جواب دیا کہ "تم اسکو نہین جانتے" زین العابدین شروانی لکھتے ہین کہ شمس تبریز بموجب ارشاد اپنے پیر باباکمال کے مولانا کے پاس آئے تھے جسکا واقعہ یہ ہے کہ ایک روز حضرت باباکمال نے اپنے مریدین شیخ فخر الدین عراقی اور شمس الدین تبریزی اور شیخ بہاء الدین زکریا و میر حسینی ہروی کو چلہ کشی اور ریاضت کا حکم دیا تھا جب یہ سب چلہ سے فارغ ہوکر باہر نکلے تو عراقی نے وہ اسرار جو انکو ظاہر ہوئے تھے اشعار مین نظم کرکے آپکی خدمت مین پیش کئے مگر شمس تبریز نے کچھ ظاہر نہ کیا اور ساکت رہے باباصاحب نے ارشاد فرمایا کہ شمس الدین کیا تجھپر کچھ ظاہر نہین ہوا آپ نے عرض کیا کہ اُس سے زیادہ ظاہر ہوا جو عراقی نے لکھا ہے مگر اوسکے اظہار کرنے کا مجھکو یارا نہین ہے باباصاحب نے فرمایا کہ "بارے تعالیٰ ترا مصاحبے روزی کند کہ معارف وحقائق اولین وآخرین را بنام تو اظہار کند وینابیع حکمت از دل او برزبانش جاری شود و بہ آن کسوت مقالات مطرز بنام تو باشد ترا باید کہ بطرف روم روی آنجا سوختہ ایست او را مشتعل کردن می باید" چنانچہ یہ امر مسلم ہے کہ کلیات شمس تبریز جو عوام مین اُنکے نام سے مشہور ہے وہ در اصل مولانا کی تصنیف ہے الحاصل شمس تبریزی روم مین آئے اور قونیہ پہونچے شکر فروشونکی سرائے مین ٹہرے ایک دن مولانا کی سواری بڑی شان وشوکت سے نکلی شمس تبریز نے آپ کو سرراہ روک کر پوچھا کہ مجاہدہ اور ریاضت سے کیا مقصد مولانا نے کہا اتباع شریعت شمس تبریز نے کہا یہ تو سب جانتے ہین مولانا نے کہا اس سے بڑھکر اور کیا ہے شمس تبریز نے کہا کہ علم کے یہ معنی ہین کہ تم کو منزل تک پہونچادے جیساکہ حکیم سنائی فرماتے ہین ؎

سلہ اس کے بعد بہاء الدین ملتانی رہ کو شیخ شہاب الدین سہروردی نے بھی دس بارہ روز اپنی خدمت مین رکھکر خلافت تامہ بخشی اور میر حسن ہروی کو شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی نے بھی خلافت عطا کی ہے ۱۲ تاریخ فرشتہ -

علم کز تو ترا نہ بستاند	جہل ازان علم بہ بود بسیار

یہ سنتے ہی اوسیوقت مولانا سواری پر سے اتر پڑے اور بعد ملاقات وغیرہ آپنے شمس تبریزی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ایک روایت اور ہے جو اس سے بھی زیادہ مشہور ہے کہ مولانا ایک حوض کے کنارے درس دے رہے تھے شمس تبریزی آنکلے اور پوچھا یہ کتابین کیا ہے؟ مولانا نے کہا تمکو اس سے کیا غرض یہ علم قیل وقال ہے شمس نے کتابین لیکر حوض مین ڈالدین تب سے مولانا کو نہایت رنج ہوا اور غصہ آیا اور کہا کہ یہ نایاب کتابین برباد ہوگئین اب کہان نصیب ہوسکتی ہین شمس تبریزی نے یہ سنکر اوسی وقت اپنا ہاتھ بڑہا کر حوض مین سے خشک کتابین نکالکر رکھدین کہین نمی کا نام نہ تھا اس سے مولانا اور حاضرین کو سخت حیرت ہوی اور شمس تبریز نے فرمایا کہ تم اسکو کیا جانو یہ علم حال ہے۔ اسکے بعد مولانا آپکے مرید ہوگئے مگر ان تمام واقعات کے مقابلہ مین صحیح تر روایت سپہ سالار کی ہے جو انہون نے مولانا کے تذکرہ مین لکھی ہے کہ شمس تبریز عام صوفیون کی طرح سجادہ و دلق کے پابند نہ تھے بلکہ سوداگرونکے لباس مین شہر بشہر سیاحت اور خرید و فروخت کیا کرتے تھے جہان جاتے حجرہ بند کرکے مراقبہ مین مصروف ہوجاتے تھے ہی ازاربند بنکر کفاف حاصل کرتے تھے ایک روز آپنے مناجات کی کہ خداوندا مجکو اپنا کوئی ایسا خاص بندہ عطا کر جو میری امانت کا متحمل ہو غیب سے ارشاد ہوا کہ ملک روم مین ملیگا آپ شمسیہ مین قونیہ آئے سرا مین مقیم ہوے سرا کے قریب ایک چبوترہ تہا جس پر شام کے وقت وہان کے باشندے تفریحاً بیٹھتے تھے شمس تبریز بھی وہان جا کر بیٹھنے لگے مولانا بھی انکی خبر سنکر ملنے کو آئے باہم ملاقات اور گفتگو ہوئی شمس تبریز نے پوچھا کہ حضرت بایزید بسطامی کے ان دونو واقعات مین کیا صورت تطبیق ہوسکتی ہے کہ ایک طرف تو یہ کہ تمام عمر انہون نے اس خیال سے خربزہ نہ چکہا کہ نہین معلوم آنحضرت صلعم نے اسکو کس طرح سے کھایا ہوگا دوسری طرف انکا سبحانی ما اعظم شانی فرمانا حالانکہ آنحضرت صلعم باوجود جلالت شان ایکدن مین ستر مرتبہ استغفار کرتے تھے مولانا نے جواب دیا کہ بایزید بڑے پایہ کے بزرگ تھے حالت سیر ولایت اولیا کیفیت وحدۃ الوجود مین یہ الفاظ کہہ اوٹھے تھے چنانچہ جب ہوش آیا تو توبہ و استغفار کی اور مریدونسے کہا کہ اگر پھر کبھی ایسا کلمہ کفر والحاد میری زبان سے نکلے تو میرا گلا کاٹ ڈالنا جب پھر انکی وہ حالت ہوئی وہی الفاظ بے اختیار انکی زبان سے نکلے تو بعض مریدون نے انکے گلے پر چھری چلادی مگر چلانیوالونکے گلونمین زخم لگ گئے بایزید کے گلے پر مطلق اثر نہین ہوا۔ یہ سخت نادم ہوگئے (یہ واقعہ مدعیان وحدت الوجود اور قائلان ہمہ اوست کی امتحان حقیقی حال اور محض بناوٹی قال کا بہت ہی عمدہ معیار ہے) اور جب بایزید اس مقام سے عروج کرکے سیر ولایت کبری انبیا مین پہونچے (جو سلوک صدیقیہ کا مقام ہے) بایزید پر اتباع سنت سنیہ اسقدر غالب آگیا کہ بقیہ عمر احتیاط کے باعث خربزہ نہ کھاسکے۔ بخلاف ترقی مدارج عالیہ آنحضرت صلعم کہ روزانہ ستر مرتبہ مراتب تقرب مین ترقی ہوتی تھی اور سابقہ حال پر نظر فرما کر آپ استغفار فرماتے تھے۔

مولانا کی شمس تبریز کے ہاتھ پر بیعت

اسکے بعد مولانا نے حضرت شمس تبریز سے بیعت کی اور بقول سپہ سالار ۶ ماہ اور بموجب روایت مناقب العارفین ۳ ماہ تک شیخ صلاح الدین زرکوب کے حجرہ مین جو مولانا برہان الدین محقق مذکور کے مرید تھے مولانا اور شمس تبریز باہم معتکف رہے اس مدت مین آب و غذا قطعاً متروک تھی اور سوا زرکوب کے حجرہ کے اندر جانیکی کسیکو مجال نہ تھی اسکے بعد آپکی یہ حالت ہوگئی کہ بغیر سماع ایک گھڑی چین نہ آتا تھا درس و تدریس وعظ و پند کے اشغال بالکل چھوٹ گئے آپ بھی یا شمس تبریز کی صحبت سے دم بھر کیلئے جدا نہوتے تھے اسکی تمام شہر مین شہرت ہوگئی اور

ایک شورش مچ گئی سب معتقدین کو رنج و صدمہ ہوا کہ ایک بے سر و پا پردیسی دیوانہ نے آکر حضرت مولانا پر کیا سحر کر دیا کہ وہ کسی کام کے نہ رہے حتیٰ کہ مریدان خاص بھی انکو راہ دنیا کو نہ پاسکے سب شمس تبریز کے دشمن ہو گئے یہ شورش فتنہ انگیزی کی حد تک پہونچ گئی۔

شمس تبریز کا چلا جانا اور بلوایا جانا

شمس تبریز قونیہ سے بلا اطلاع کئے دمشق کو چلے گئے۔ انکی جدائی سے مولانا پر جو صدمہ گذرا بیان سے باہر ہے مولانا تھے یا عالم تنہائی کسی سے کچھ تعلق نہ تھا بہت سی غزلیات فراقیہ لکھیں حتی کہ شمس تبریز نے دمشق سے اپنے پہونچنے کا مولانا کو خط لکھا اوس سے اور بھی مولانا کی نار فراق مشتعل ہوئی شمس تبریز کے آزردہ کرنیوالوں نے معافی چاہی جسکو انکے صاحبزادہ سلطان ولد نے اپنی مثنوی مین اسطرح نظم کیا ہے۔

مثنوی

ہمگنان بہ تو بگفتہ واسے		عفو کن از این گناہ خدا سے	
قد براو ز غم نہ ماست تیم	کہ بدو پیشوا نہ ایستیم	لطف بر دو روا ایم خود مگیر	یارب اندر دل آن پیر
گر کنند عذرہا سے ما او	عفو کن زین شدید تو	پیش شیخ آمدند لابہ کنان	کہ ببخشا کین دگر ان
تو بہا نی کن رحمت کن	گر دگر این کنیم لعنت کن	شیخ شان چونکہ دید ازیشان آن	راہ شان داد رفت از وان کین

یہ سب نے مجبور ہو کر شمس تبریز کی تلاش مین دمشق کا عزم بالجزم کیا۔ سلطان ولد قافلہ سالار ہوئے اور مولانا نے ایک نامہ منظوم فی البدیہ انکو لاکر حوالہ کیا جو حسب ذیل ہے ~ بخدائیکہ در ازل بودست ۔ حی و دانا و قادر و قیوم ۔ نور او شمع ہای عشق افروخت ۔ تا بشد صد ہزار سر معلوم

از یکے حکمش او جہان پر شد	عاشق و عشق و حاکم و محکوم	در طلسمات شمس تبریزی	گشت گنج عجائبش مکتوم
کہ از ان دم کہ تو سفر کر دی	از حلاوت جدا شدیم چو موم	ہمہ شب ہمچو موم می سوزیم	ز آتشے جفت و ز انگبین محروم
در فراق جمال تو ما را	جسم ویران و جان ازو چون بوم	آن عنان را بدین طرف برتاب	زفت کن پیل عیش را خرطوم
بے حضورت سماع نیست حلال	ہمچو شیطان طرف شدہ مرجوم	یک غزل بے تو ہیچ گفتہ نشد	تا رسد آن بہ مشترقہ مفہوم
پس بذوق سماع نامہ تو	غزلے پنج و شش شد منظوم	شام ما از نور صبح روشن باد	اے بتو فخر شام و ارمن و روم

اس خط کے علاوہ دو اور شعری ایک غزل بھی لکھی جسکا مطلع یہ ہے ~ بروید اے حریفان بکشید یار ما را ۔ بمن آورید حالا صنم گریز پا را ۔ اگر او بوعدہ گوید کہ دم دگر بیایم ۔ ہمہ مکر او بود آن بفریبد او شما را ۞ بہر حال سلطان ولد دمشق جا کر شمس تبریز کو قونیہ لائے اب مرتبہ مولانا اور شمس تبریز کی یکجائی شعبان ٦٤٣ھ تک رہی۔

شمس تبریز کا پھر چلا جانا یا قتل ہونا

اسکے بعد مولانا کے فرزند ناخلف علاء الدین نے کوئی حرکت ایسی خلاف طبع شمس تبریز کی کہ وہ پھر چلے گئے اسکے بعد شمس تبریز کے متعلق واقعہ نگارون کی تحریرات مین بہت بڑا اختلاف ہے بعض لکھتے ہین کہ علاء الدین نے انکو قتل کر ڈالا اور بعض لکھتے ہین کہ وہ کہین کو چلے گئے تھے مولانا انکی تلاش مین خود نکلے شہر بشہر ایک مدت تک تلاش کرتے پھرے لیکن کہین اونکا سراغ نہ ملا

مثنوی بیار ما نا بکشا ز شتران	شہ تبریز نیست و کوے دلستان	فردوس ست این بالیزہا	مشغلہ عرش ست این تبریزہا

بہر حال ٦٤٥ھ مین شمس تبریز کی وفات ثابت ہے۔

قونیہ پر ہلاکو خان کا حملہ اور ناکامی

اسی زمانہ مین ہلاکو خان نے قونیہ پر حملہ کیا اور شہر کے چارون طرف اوسکی فوجون نے محاصرہ کر لیا مولانا کی

ایک بیابان میں چنگیز خان کے خیمہ کے سامنے تہا مصلی بچھا کر نماز شروع کر دی سپاہیون نے تاک تاک کر تیر لگائے لیکن کمانین کچھ نہ کر سکین آخر گھوڑے بڑھائے ہر چند کوشش کیے لیکن گھوڑے بھی اپنی جگہ سے آگے نہ بڑھ سکے۔ چنگیز خان بدوین کو یہ واقعہ معلوم ہوا تو اوس نے تیر چلانا چاہا مگر ایک تیر نہ چلا مجبور ہو کر گھوڑے کو بڑھانا چاہا تو وہ بھی نہ چلا پیدل چلنا چاہا تو قدم نہ اوٹھ سکا آخر کار وہ عاجز ہو کر بہاگ گیا۔

مولانا اور شیخ صلاح الدین زرکوب ایک مدت تک مولانا شمس تبریز کی جدائی سے صدمہ زدہ رہے اسی حالت میں ایک روز باہر نکلے راہ مین شیخ صلاح الدین زرکوب اپنی دوکان پر زرکوٹ رہے تھے مولانا کی کیفیت سماع ظاہر ہو کر ہتوڑہ کی آواز سے وجد طاری ہو گیا شیخ نے اپنا ہاتھ زرکوبی سے نہ روکا یہانتک کہ بہت سی چاندی ضائع ہو گئی آخر شیخ باہر نکل آئے مولانا نے انکو اپنی آغوش میں دبا لیا اور عصر تک جوش مستی میں یہ گاتے رہے ۔ یکے گنجے پدید آمد درین دکان زرکوبی ۔ زہے صورت زہے معنی زہے خوبی زہے خوبی ۔ شیخ صلاح الدین نے اوسیوقت کہڑے ہو کر ساری دکان لٹادی اور دامن جہاڑ کر مولانا کیساتھ ہو گئے چونکہ وہ مولانا کے ارشاد سے بہائی تھے اونکی صحبت سے مولانا کو بہت تسلی ہوئی دس سال کامل صحبت باہمی گرم رہی انکی نسبت سلطان ولد اپنی مثنوی مین لکھتے ہیں ۔ قطب ہفت آسمان و ہفت زمین ۔ بُد فلک نشان بود صلاح الدین

نور خور از رخش خجل گشتے ÷	ہر کہ دیدیش ز اہل دل گشتے	چون ز راہ دید شیخ صاحب حال	برگزیدش ز جملۂ ابدال
رو بدو کرد و جملہ را بگذاشت	غیر او را خطا و سہو انگاشت	شورش شیخ گشت زو ساکن	و آن ہمہ رنج و گفتگو ساکن
شیخ با او چنانکہ آن شاہ	شمس تبریز خاصۂ اللہ	خوش در آمیخت ہمچو شیر و شکر	کار ہر روز ہمہ گرشد زر

مولانا اور شیخ میں بہت اتحاد بڑہ گیا شیخ کی شان میں مولانا نے غزلیں لکھیں ہیں ۔ مطربا اسرار ما را باز گو ۔ قصہ ہاے جانفزا را باز گو ÷

ما دہان بر بستہ ایم از ذکر او	تو حدیث دلکشا را باز گو	چو صلاح الدین صلاح جان ماست	آن صلاح جان ما را باز گو

مولانا کے پرانے رفقا نے یہ دیکھ کر ایک ناخواندہ زرکوب مولانا کا ہمدم و ہمراز بنگیا بلکہ بجاے پیر و مرشد ہو گیا سخت شورش کی سلطان ولد اپنی مثنوی میں اسکا اسطرح ذکر کرتے ہیں ۔ باز در منکران غریو افتاد ۔ باز در ہم شدند اہل فساد ۔ گفتہ با ہم کزین نکو رستیم ÷ چون بگہ میکنیم و در شستیم

اینکہ آمد ز اولین بتر است	اولین نور بود و این بتر است	ہمہ این مرد را ہمی دانیم	ہمہ ہم شہر تیم و ہم خوانیم
نہ ورا خط نہ علم نہ گفتار	بر ما خوب بود این مقدار	کای عجب از چہ روے مولانا	می نیاید سوے چو او دانا
روز و شب میکند سجود او را	بر فرودن دین فرود او را	یک مریدے برسم طنازی	شد از ایشان و کرد غمازی
او بہان لحظہ نزد مولانا	آمد و گفت آن حکایت را	کہ ہمہ جمع قصد آن دارند	کہ فلان را زنند و آزارند

لیکن جب اون لوگونکو ثابت ہو گیا کہ مولانا کسیطرح سے شیخ زرکوب کی صحبت نہیں چہوڑ سکتے تو وہ اپنے خیالات سے باز آگئے بعدہ مولانا نے اپنے اور شیخ کے باہمی تعلقات کو مضبوط کرنیکی غرض سے شیخ کی دختر سے اپنے بڑے صاحبزادہ سلطان بہاء الدین ولد کی شادی کر دی۔ عرصہ دراز تک صحبت باہمی گرم رہی حتی کہ ۶۶۲ھ میں شیخ نے وصال فرمایا اور مولانا کے والد ماجد کے مزار شریف کے متصل دفون ہوئے مولانا شیخ کی مفارقت میں بہت ہی مغموم اور مصدوم ہوئے ۔ فراقیہ غزلیں اور اشعار تصنیف فرمائے ہیں ۔

اے زہجران و فراقت آسمان بگریستہ ÷ دل میان خون نشستہ عقل و جان بگریستہ

مولانا اور حسام الدین چلپی اسکے بعد مولانا نے حسام الدین چلپی کو جو آپکے ایک مخلص مرید تھے اپنا ہمدم و ہمراز کر لیا اگرچہ وہ مولانا کے مرید تھے اور مولانا انکی بہت تعظیم کرتے تھے مگر وہ بھی اپنے خادمانہ آداب اور قاعدہ سے تجاوز نکرتے تھے چنانچہ جس جگہ مولانا وضو کرتے تھے وہ اس جگہ کبھی اوپر وضو نہیں کرتے تھے خواہ دوسری جگہ وضو کرنے میں بارش اور برف کیوجہ سے کتنی ہی تکلیف برداشت کرنی پڑتی یہی حسام الدین چلپی جو مثنوی شریف کی تصنیف کا باعث ہوئے جسکی آئندہ تفصیل آئیگی۔ بعد وصال مولانا حسب وصیت مولانا کے یہی جانشین ہوئے ۶۸۳ھ میں انکا وصال ہوا۔ مزار شریف قونیہ میں ہے۔

مولانا کے اخلاق و عادات جب مولانا علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل سے فارغ ہو کر مسند نشین پدر بزرگوار ہوئے تو آپ کا وجود باوجود ملک روم و شام میں بہت اعزاز کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا آپکا حلقہ تدریس و تعلیم بہت وسیع تھا آپکا وعظ بہت ہی پر اثر ہوتا تھا آپکے فتاوی دور دور تک مستند سمجھے جاتے تھے جب آپکی سواری نکلتی تھی علما و فضلا اور امرا کبرا کے بڑے بڑے گروہ آپکے ہمراہ رکاب رہتے تھے۔ مباحثہ اور مناظرہ میں بھی آپ کامل تھے۔ تمام ملک میں آپکی قبولیت عامہ کا شہرہ تھا امرا اور سلاطین وقت بھی آپکے معتقد تھے علم ظاہر کے سوا علم باطنی جو سید برہان الدین محقق ترمذی (خلیفہ مولانا بہاء الدین محمد سلطان العلماء) سے آپکو پہونچا تھا۔ طالبان راہ خدا کو تعلیم فرماتے تھے صدہا کشف و کرامتیں آپسے ظاہر ہوتی رہتی تھیں بلحاظ علم ظاہر آداب شرع شریف کی پابندی مد نظر تھی اور ہوش و حواس بجا اور درست تھے۔

سماع اور مولانا کا استغراق لیکن جب سے شمس الدین تبریزی سے آپکی ملاقات ہو کر خلط اور ربط بڑھا ہوش و حواس میں تفرقہ آگیا اکثر اوقات بیخودی اور بیخبری محویت اور استغراق کا غلبہ رہنے لگا کئی کئی دن سماع کے کیف میں بلا خور و نوش گذر جاتے تھے۔

مولانا کا ذکر و مراقبہ و نماز مولانا ہوش کی حالت میں ذکر و شغل عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے تھے کہ مَنْ کَمُلَ عِرْفَانُهٗ کَمُلَ عِبَادَتُهٗ یعنے جس شخص کا عرفان پورا ہوتا ہے وہ عبادت میں بھی کامل ہوتا ہے ؎ بندگی آمد لباس زندگی ٭ زندگی بے بندگی شرمندگی عین نماز میں جب کبھی سکر غالب ہو جاتا تھا دو ہی رکعت میں عشا سے صبح ہو جاتی تھی آپکی غزل کا شعر ہے ؎

بخدا خبر ندارم چو نماز می گذارم ٭ کہ تمام شد رکوعے کہ امام شد فلانے

موسم سرما میں رات کو بوقت ایک مرتبہ آپکو نماز پڑھتے میں رقت ہوئی برف سے آنسو چہرہ مبارک پر جم کر یخ ہو گئے صبح کو لوگوں نے بمشکل شناخت کیا

مولانا کی شب خوابی سپہ سالار لکھتے ہیں کہ میں نے کبھی آپکو شب خوابی کے لباس میں نہیں دیکھا بلکہ آپ رات بھر ذکر و مراقبہ میں مشغول بیٹھے رہتے تھے جب نیند کا غلبہ ہوتا تھا تو بے اختیار ہو کر کسی طرف کو گر جاتے تھے اور آنکھ لگ جاتی تھی چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ؎

ہر خفتند و من بدل شدہ را خواب نبرد ٭ ہمہ شب دیدہ من بر فلک استارہ شمرد ٭ خوابم از دیدہ چنان رفت کہ ہرگز نا ید ٭ خواب من زہر فراق تو بنوشید و بمرد

غزل۔ دیدہ خون گشت و خون نمی خسپد ٭ دل من از جنون نمی خسپد ٭ مرغ و ماہی زمن شدہ حیران ٭ کاین شب و روز چون نمی خسپد
پیش ازین در عجب ہمی بودم ٭ کاسمان نگون نمی خسپد ٭ آسمان خود کنون زمن خیرہ است ٭ کہ چرا این زبون نمی خسپد
عشق بر من فسون اعظم خواند ٭ دل شنید آن فسون نمی خسپد

مولانا کا زہد و قناعت آپکے زہد و قناعت کی یہ حالت تھی کہ امرا کے پاس سے ہزارہا روپیہ کے قیمتی نذر و تحائف آپکے پاس آتے تھے آپ سب

شیخ صلاح الدین زرکوب کے پاس بیٹھے رہتے تھے اور انکے وصال کے بعد حسام الدین چلپی کے پاس وہ جو کچھ آتا بجنسہ خود اسکو صرف کرتے تو آگاہ ہو گئے
جب مکان میں کچھ خرچ کو نہ ہوتا تھا تو آپکے صاحبزادہ سلطان ولد کوئی کوئی چیز آپکی اجازت سے مکان میں بھیجدیتے تھے جس دن مولانا کے یہاں کچھ کھانے کو نہ ہوتا
تو آپ فرماتے تھے کہ الحمد للہ آج ہمارے گھر میں فقر کی بو آتی ہے اکثر اوقات آپ اپنے سینہ میں طلیسا اور کہتے تھے کہ خلوے معدہ اور جگر کی گرمی سے صفرا کا غلیان ہو

مولانا کی سخاوت آپکی سخاوت کی یہ کیفیت تھی کہ جو کچھ آپکے پاس ہوتا تھا سائلوں کو دیدیتے تھے اگر کچھ دینے کیلئے نہ ہوتا تو بدن سے عبا اور کرتہ
نکالکر سائلوں کے حوالہ کر دیتے تھے۔

مولانا کا حلم و تواضع آپکے حلم و تواضع کی یہ کیفیت تھی کہ ادنیٰ اعلیٰ کو آپ ہی پہلے سلام کیا کرتے تھے۔ ایک روز آپ بازار میں تشریف لیجاتے تھے
کچھ لڑکوں نے آپکی دست بوسی کی۔ ایک لڑکے کا ہاتھ خالی نہ تھا اوسنے دست بوسی کیلئے آپکو ٹھیرالیا آپ ٹھیر گئے جب اوسنے اپنا ہاتھ خالی کر کے آپکی
دست بوسی کر لی تو آپ آگے بڑھے۔ ایک مرتبہ جلسہ سماع میں ایک شخص کو وجد ہوا وہ بحالت بیخودی بار بار آپکے اوپر آ گرتا تھا لوگ بزور
اوسکو ہٹا دیتے تھے آپکو یہ بات ناپسند آئی ارشاد فرمایا کہ شراب اوس نے پی ہے آپ بدمستی کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ حمام میں غسل کرنیکی غرض سے آپ
تشریف لیگئے بازار میں حمام میں دوسرے لوگوں کو وہاں سے ہٹا دینا چاہا آپنے انکو منع کیا اور خود باہر نکل آئے شہر دمشق میں جہاں آپ علم ظاہری تحصیل
فرماتے تھے بعض نا قدردانوں نے آپکے روبرو بے ادبی سے تذکرہ آپکے والد ماجد کی شان میں کہا کہ مولانا بہاء الدین میں کیا ایسا کمال تھا جو آپکو سلطان العلماء مشہور
کر دیا تھا آپ نے کسی امر میں زبان نہ کھولی جب آپ وہاں سے تشریف لے گئے تو وہ شخص نادم ہوا کہ افسوس ہمنے مولانا کے والد کی توہین انکے روبرو کی
اور انکی طرف کچھ [illegible] ایک لفظ بھی نہ بولا۔ یہ سب صاحب آپکے پاس معافی کی غرض سے آئے آپنے فرمایا میں آپکی بات سے کچھ ملول نہیں ہوا ہوں
معافی کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ ایک مرتبہ آپکی زوجہ صاحبہ نے کسی قصور کے باعث اپنی کنیز کو تنبیہ کی آپ بھی مکان ہی میں تھے
بہت ناراض ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ سب آدمی برابر ہیں اگر آج تم انکی کنیز ہوتیں اور وہ تمکو سرزنش کرتی تو تمہاری کیا حالت ہوتی۔ آپکی
زوجہ صاحبہ انکی نصیحت سے بہت متاثر ہوئیں بعد اوس کنیز کو اوس دن آزاد کر دیا۔ ایک مرتبہ دو آدمی سر راہ آپس میں لڑ رہے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ
گالم گلوچ کر رہا تھا آپنے یہ واقعہ ملاحظہ فرمایا اور دونوں سے کہا کہ بھائیو دونوں مجھکو جو چاہو کہلو مگر آپس میں مت لڑو وہ آپکا حلم اور تواضع
دیکھکر شرمندہ ہوگئے اور اپنے اپنے گھر کو چلے گئے۔

مولانا کا وعظ مولانا کے زمانہ میں دستور تھا کہ مجلس وعظ میں قاری آیات قرآنی پڑھا کرتا تھا اور پھر واعظ صاحب ان آیات کے مطالب بیان کیا کرتے تھے اسی طرح
آپ ایک روز مسجد قلعہ قونیہ میں وعظ فرما رہے تھے امرا و وزرا [illegible] علما فضلا اور فقرا و مشائخ بھی اس جلسہ میں شریک تھے معارف کا
ایک بحر ذخار رواں تھا [illegible] مضامین [illegible] آپکی زبان حقیقت ترجمان سے جو
حاضرین محظوظ و متکیف ہو رہے تھے [illegible] ایک واعظ صاحب کو آپکے بیان پر حسد ہوا اور کہنے لگے
کہ مقررہ آیات کا وعظ بیان کرنا کوئی کمال نہیں ہے۔ مولانا نے یہ سنکر فرمایا کہ اچھا کوئی آیت پڑھی جاوے اوسکے متعلق وعظ بیان کیا جاوے
انہوں نے [illegible] سورہ [illegible] کی درخواست کی مولانا نے [illegible] سورہ [illegible] کیطرف متوجہ ہو کر [illegible] مطالب
کی توضیح و تشریح میں [illegible] سامعین [illegible] بیخود [illegible] تمام [illegible] مولانا کو

قدموں پر آگرے آپکے وعظ کی بڑی شہرت ہوگئی چونکہ مولانا شہرت و نام سے بہت بچتے تھے آپنے وعظ ہی کہنا موقوف کردیا اور یہ بیت پڑھا

خویش را رنجور سازی زار زار	تا ترا بیرون کنند از اشتهار
اشتہار خلق بند محکم ست	در رہ این از بند آہن کے کم ست

مولانا کا علم مجلس اور ادب ایک مرتبہ آپ شیخ صدرالدین قونوی کے پاس تشریف لیگئے انہوں نے نہایت توقیر کی ساتھ آپکو تعظیم دیکر اپنے مصلے پر بٹھایا دونوں صاحب آپسمیں مراقب تھے حاضر الوقت حاجی کاشی نے مولانا سے تین مرتبہ دریافت کیا کہ معرفت کیا چیز ہی آپنے بلحاظ ادب شیخ تینوں مرتبہ کچھ جواب نہ دیا۔ شیخ صاحب نے حاجی سے کہا کہ مولانا کا سکوت عین معرفت ہی کہ اَلْفَقِیْرُ اِذَا عَرَفَ اللّٰهَ کَلَّ لِسَانُهٗ ع کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد۔

مولانا کا انکسار ایک مرتبہ مدرسہ اتابکیہ میں علامہ شمس الدین ماردینی طلبا کو درس دیرہے تھے قاضی سراج الدین اور شیخ صدرالدین انکے یمین و یسار بیٹھے تھے تمام علما اور امرا معززین اپنے اپنے موقع اور قرینہ سے جاگزین تھے اتفاقًا آپ بھی وہاں تشریف لائے اور خدام مجلس کی جگہ ایک کنارہ کو بیٹھ گئے

القصہ اکبر ؎
فروتنی ست دلیل رسیدگان کمال
کہ چون سوار بمنزل رسید پیادہ شود

یہ دیکھکر معین الدین پروانہ شاہی اور مجدالدین اتابک اور دیگر امرا اپنی اپنی جگہ سے اوٹھکر مولانا کے آس پاس آبیٹھے۔ اور قاضی سراج الدین بھی اپنی جگہ سے اوٹھکر آگئے سب نے آپکی دست بوسی کی اور بہت لجاجت کرکے مسند کے قریب لیجاکر آپکو بٹھایا علامہ نے بھی بہت معذرت کی اور کہا ہم سب آپکے خدام اور غلامان غلام ہیں۔

ایک مرتبہ آپنے بحالت جوش وحدت الوجود ارشاد فرمایا کہ مجھکو بہتر فرقوں میں کسی سے بھی غیریت نہیں ہی علما وقت کو یہ بات سنکر بہت غصہ آیا اور بعض بعض صاحب تصدیق کی غرض سے بھی آپکے پاس آئے تو آپنے فرمایا سے صحیح اور درست ہی (حافظ شیرازی) ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ
چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

یہ سنکر انہوں نے مولانا کو بُرا بھلا کہا مولانا نے ہنسکر ارشاد فرمایا یہ بھی درست ہی۔ وہ سب شرمندہ اور نادم ہوکر واپس چلے گئے۔

ایک مرتبہ کسی شخص نے اوحدالدین کرمانی کا ذکر کیا کہ گو وہ شاہد پرست تھے مگر پاکباز تھے آپنے فرمایا کہ" کاشکے کردی و گذشتے"!!

مولانا کی وجہ معاش آپکی معاش کی یہ کیفیت تھی کہ مدارس سے پندرہ دینار ماہوار مقرر تھی آپ اوسکی معاوضہ میں خدمت فتوی نویسی انجام دیتے تھے مریدوں کو تاکید تھی کہ جسوقت کوئی ضرورتمند آئے فورًا مجھکو اطلاع کردیا کرو خواہ میں کسی حالت میں ہوں۔ مریدین ہروقت دوات قلم لئے رہتے تھے جب کوئی شخص استفتا لاتا تہا آپ فورًا جواب لکھکر اوس کے حوالہ کردیتے تھے۔

ایک مرتبہ آپکو وجد کی کیفیت طاری تھی فتوی پیش کیا گیا۔ آپنے جواب لکھدیا علامہ شمس الدین ماردینی نے اوسپر اعتراض کیا آپنے کتاب کا حوالہ دیا کتاب دیکھی گئی تو مطابقت نکلی اور جواب صحیح ثابت ہوا۔ علامہ کو ندامت ہوئی۔ ہرچند کہ آپکو دولت جاہ آپکو دنیا کی نفع کی طرف متوجہ کرتا تھے اور دوسرے بزرگان دین کو فتوحات اور حالات بیان کرتے تھے مگر آپکو مطلق خبر نہ ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ شیخ صدرالدین قونوی کا ذکر آیا کہ اونکو ہزار روپیہ کا سرکار سے وظیفہ ملتا ہے اور آپ صرف پندرہ دینار پاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہی اگر اونکو ملتے تو اچھا تھا۔

مولانا کا امرا سے اجتناب اگرچہ بڑے بڑے امرا اور شاہان وقت سے آپکے مراسم اور تعلقات تھے مگر اندرونی طور پر آپ اونکی ملاقات سے کنارہ کش تھے جب کوئی

اٹھ کر جانا تھا مجبوراً آپ مل لیتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ کسی امیر نے نہ حاضر ہوسکنے کی بابت بباعث ضعیفی کا عذر آپکی خدمت میں عرض کرایا تو آپ نے فرمایا معذرت کی ضرورت نہیں ہے میں لوگوں کے نہ ملنے سے زیادہ ممنون ہوتا ہوں بمقابلہ ملنے کے۔ ایک دفعہ معین الدین پروانہ معہ چند امرا آپکی ملاقات کیلئے حاضر ہوا آپ باہر تشریف نہ لائے معین الدین کو خطرہ گذرا کہ سلاطین اور امرا اولوالامر ہیں اور از روے قرآن شریف انکی اطاعت ضروری ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ باہر تشریف لائے سلسلۂ کلام میں آپ نے اس خیال کے متعلق ایک قصہ سنایا گویا ضمناً جواب دیدیا۔ ایک دفعہ سلطان محمود غزنوی غوث وقت شیخ ابوالحسن خرقانی کی ملاقات کیلئے گیا شیخ کو اطلاع ہوئی مگر شیخ کھڑے نہ ہوے حسن میمندی وزیر نے کہا کہ قرآن شریف میں اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ آیا ہے شیخ نے فرمایا کہ فقیر در اطیعوا اللہ چنان مستغرق است کہ در اطیعوا الرسول خجالت می کشد تا به اولی الامر چه رسد۔ مولانا کی یہ تقریر سنکر معین الدین اور جملہ حاضرین پر بہت اثر ہوا اور رقت ہوگئی

مولانا کی بیخودی

اکثر مولانا پر بیخودی طاری رہتی تھی گاہ بگاہ اسی حالت میں آپ یکایک کھڑے ہو کر رقص کرنے لگتے تھے کبھی آپ جنگل کو نکل جاتے تھے اور کئی کئی ہفتہ لاپتہ رہتے تھے لوگ ہر طرف تلاش کرتے تھے تو آپکا کسی ویرانہ میں سراغ لگتا تھا بعض وقت سماع میں آپ پر بیخودی طاری ہوتی تھی جو کچھ آپکے بدن پر لباس ہوتا تھا قوالوں کو دیدیا کرتے تھے۔ خواجہ مجد الدین آپکے مرید جان نثار ابریشم کے کپڑوں کے کئی کئی صندوق اپنے ساتھ رکھتے تھے جہاں مولانا نے اپنے بدن کا لباس قوالوں کو حوالہ کیا انہوں نے دوسرے کپڑے پہنا دیئے۔

مولانا کا رباب باجہ کو سننا

معین الدین پروانہ نے کسی عالم کو خدمت قضاءت پر مامور کرنا چاہا مولوی صاحب نے ملازمت قبول کرنیکے متعلق تین شرطیں پیش کیں ایک یہ کہ رباب باجہ کا رواج بالکل مسدود کر دیا جاے۔ دوسرے یہ کہ تنخواہ [illegible] عدالت سے نکالی جاے [illegible] جاتیں تیسرے یہ کہ چپراسیوں کو حکم دیا جاے کہ وہ کسی اہل مقدمہ سے کچھ نہ لیا کریں۔ چونکہ مولانا بھی رباب سنتے تھے معین الدین نے شرط اول کو منظور نہ کیا عالم صاحب نے خدمت قضاءت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ مولانا نے سنکر فرمایا کہ وہ رباب کی برکت سے قضاءت کی بلا سے محفوظ رہے۔

ایک دفعہ آپ سے سلطان ولد نے شکایت کی سبب کے مریدوں میں اتفاق نہیں ہے ہمارے مرید آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اور لوگوں کے مرید مرغیاں ہیں اور ہمارے مرید مرغ ہیں ہزار مرغیاں ایک جگہ بسر کرسکتی ہیں اور دو مرغ بغیر لڑے نہیں رہ سکتے۔

مولانا کی علالت

[illegible] میں قونیہ میں بڑے زور کا زلزلہ آیا اور کامل چالیس روز تک رہا۔ مخلوق پریشان و سرگرداں پھرتی تھی لوگ مولانا کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یہ کیا بلاے آسمانی ہے آپ نے فرمایا کہ زمین بھوکی ہے امید ہے کہ عنقریب اسکو لقمہ ملیگا اوسی زمانہ میں آپ نے یہ غزل لکھی تھی ؎

با این ہمہ مہر و مہربانی   دل می دہدت کہ بیشم رانی
وین جملہ شیشہ خانہ ما را   درہم شکنی بلن ترانی
در زلزلہ ہست دار دنیا   کز خانہ تو رخت می کشانی
نالان ز تو صد ہزار رنجور   بے تو نہ زیند ہین تو دانی

اس کے چند ہی روز بعد آپکا مزاج ناساز ہوا اطباء وقت اکمل الدین اور غضنفر علاج میں مشغول رہے لیکن نبض کی حالت غیر معمولی تھی لمحہ میں کچھ لمحہ میں کچھ آخر طبیب تشخیص نہ کر سکے اور آپ سے عرض کیا کہ آپ خود ہی مزاج کی حالت بیان کیجئے

آپ مطلق متوجہ نہوئے بقول ؎ از سر بالین من برخیز اے ناداں طبیب ــ دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست

آپکی بیماری کی خبر عالم میں مشہور ہوگئی شیخ صدرالدین قونوی خلیفہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی جو روم و شام میں بڑے شیخ شمار کیے جاتے تھے سعد امیر پر سے آپکی عیادت کیلئے آئے اور آپکے مرض کی شدت دیکھکر بیقرار ہوگئے اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپکو جلد شفا عنایت فرمائے آپ نے فرمایا شفا آپکو مبارک ہو یہاں عاشق و معشوق میں صرف ایک پیرہن کا پردہ باقی رہگیا ہے کیا آپکو اچھا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اٹھ جاتا اور نور کا نور میں مل جانا آپ پسند نہیں فرماتے شیخ روتے ہوئے اٹھ گئے اور مولانا نے یہ شعر پڑھا ؎ چہ دانی تو کہ در باطن چہ شاہی ہمنشین دارم ــ رخ زرین من منگر کہ پائے آہنین دارم تمام شہر اور باہر کے علما و مشائخ امرا و روسا اور ہر طبقہ کے لوگ آپکی عیادت کو آتے تھے اور سب اشکبار رہتے تھے جب آپسے دریافت کیا گیا کہ بعد آپکے جانشین کون ہوگا آپنے فرمایا حسام الدین لوگوں نے دوبارہ سہ بارہ پوچھا تو بھی آپنے انہی کا نام لیا چوتھی مرتبہ لوگوں نے آپکے صاحبزادہ سلطان ولد کی نسبت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ پہلوان ہیں اونکے لیے وصیت کی حاجت نہیں ہے۔

مولانا کا وصال ــ اسکے بعد ۵ جمادی الثانی ۶۷۲ھ روز یکشنبہ بوقت غروب آفتاب بعمر ۶۸ سال آپنے وصال فرمایا صبح کو جنازہ اٹھایا گیا بادشاہ وقت اور ہر طبقہ کے لوگ علما و مشائخ امرا فقرا تجار بلکہ یہود و نصاریٰ بھی جنازہ کے ساتھ چیخیں مار مار کر روتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ مولانا ہمارے مسیح تھے تو ہمارے موسیٰ و عیسیٰ تھے کثرت اژدہام کے باعث شام کے وقت جنازہ قبرستان میں پہونچا بموجب وصیت مولانا شیخ صدرالدین کو نماز کیلئے آگے کیا گیا مگر وہ نماز نہ پڑھا سکے اور بیتاب ہوکر بیہوش ہوگئے قاضی سراج الدین نے نماز پڑھائی اور آپ مدفون ہوئے مزار اقدس پر ۴۰ روز تک لوگوں کا ہجوم رہا سلطان ولد نے اپنی مثنوی میں اسواقعہ کو نظم کیا ہے ؎

پنجم ماہ جمادی آخر	بود انتقال آن شہ فاخر	سال ہفتاد و دو بدہ بعدد	شش صد از عہد حضرت احمد
چشم زخمی چنان رسید آن دم	گشت نالان فلک ز بانگ ماتم	مرد و زن شہر از صغیر و کبیر	ہمہ اندر فغان و آہ و نفیر
دیدہ ہمہ زرد روی و ازرق	کردہ از درد او گریبان چاک	بہ جنازہ ہمہ شدہ حاضر	از ہمہ عشق زندہ پیر
کردہ او را سپردہ اندر گور	دیدہ او را بروز چہ بود	عیسوی گفت اوست عیسی ما	موسوی گفت اوست موسی ما
ہمہ کردہ زغم گریبان چاک	ہمہ اندوہ کردہ بر سر خاک	ہمچنان این کشیدہ تا چل روز	ہیچ ساکن نشدہ ز تف و سوز
	بعد چل روز سوی خانہ شدند	ہمہ مشغول این فسانہ شدند	

مولانا کے طریق کی بیعت کا طرز ــ آپکا سلسلہ باطنی جو بطور العموم چلا الیہ اور بعض مقامات پر مولویہ کے نام سے مشہور ہے ملک روم و شام و مصر و عراقین اور حجاز و عرب اور بعض بعض مقامات میں مروج ہے اس سلسلہ کے مرید کلاہ نمد بلند سر پر اور جبہ قمیص ایک سیاہ چست سا جامہ پہنتے ہیں اور مشائخ ٹوپی پر عمامہ بھی باندھتے ہیں مرید کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ اول طالب سے ایک ہزار ایک روز تک خدمات ذیل کراتے ہیں اگر درمیان میں کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو پھر نئے سرے سے شروع کراتے ہیں اگر کوئی شخص ان خدمات کو انجام دے سکے تو اوسکو نااہل سمجھکر شریک سلسلہ نہیں کرتے خدمات یہ ہیں ۴۰ دن تک چارپایوں کی خدمت ۴۰ دن جاروب کشی ۴۰ دن تک آب کشی ۴۰ دن فراشی ۴۰ دن ہیزم کشی ۴۰ دن باورچی گری ۴۰ دن بازار سے سودا لانا ۴۰ دن جلسہ فقرا کی خدمتگزاری ۴۰ دن دروغہ گری وغیرہ وغیرہ بعد تکمیل مدت مذکورہ اسکو غسل دیکر خانقاہ میں تشریف

سر لباس پہنایا جاتا ہی اور تمام محرمات سے توبہ کرا کر اسم جلالی تلقین کیا جاتا ہی اور اوسکی بود و باش کیلیے ایک حجرہ مخصوص کر دیا جاتا ہی پھر حسب طریقت
حلقۂ ذکر جلی اور مراقبہ کی تعلیم پاتا ہی۔ دف اور نے کیساتھ سماع بھی سنا جاتا ہی۔ اکثر مریدین حالت وجد کھڑے ہو کر رقص کرتے ہین۔

مولانا کی اولاد آپکے دو فرزند تھے بڑے خلف الرشید مولانا سلطان بہاء الدین ولد چھوٹے نا خلف علاء الدین جنپر شمس تبریز کے قتل کا الزام عائد ہی۔ منقول ہی کہ اسی سبب سے
مولانا نے اونکو گھر سے نکال دیا تھا تھوڑے ہی عرصہ بعد وہ کسی مرض میں گرفتار ہو کر مر گئے تھے آپ اونکے جنازہ اور دفن مین بھی شریک نہین ہوئے۔ بڑے صاحبزادہ
سلطان ولد علوم و معارف مین یگانۂ روزگار تھے۔ مولانا کے وصال کے بعد لوگون نے بسبب قابلیت و اعتقاد عام اونہین کو مولانا کا جانشین کرنا چاہا تھا لیکن
بموجب وصیت مولانا انہون نے مولانا حسام الدین چلپی کو جانشین کیا جب ۶۸۳ھ مین بقضاے الٰہی وصال ہو گیا تو بالاتفاق آپ سجادہ نشین ہوئے آپکے معاصر
اگرچہ بہت سے بڑے بڑے علما و فضلا موجود تھے مگر آپکی کیفیت تھی کہ جب کسی امر کے متعلق آپ تقریر کرتے تو تمام جلسہ ہمہ تن گوش بن جاتا تھا۔ آپکی تصانیف سے ایک مثنوی مشہور ہے
جو گویا مولانا کے حالات کی ایک تاریخ ہی آپ نے ۷۱۲ھ مین بعمر ۹۰ سال وصال فرمایا اور چار صاحبزادے چھوڑے۔ ایک جلال الدین فریدون عرف چلپی عارف سب سے بڑے
(مولانا کے زمانہ حیات ہی مین تولد ہو گئے تھے اور بعد سلطان ولد کے سجادہ نشین مقرر ہوئے تھے انہون نے ۷۱۹ھ مین وصال فرمایا) دوسرے چلپی عابد تیسرے چلپی زاہد چوتھے چلپی واجد۔

مولانا کے معاصر ملوک طبقۂ ملوک مین سے آپکے معاصر ملک تھے ان مین ایران مین ہلاکو خان اور اباقا خان فرمانروا تھے اور ممالک مصر و شام مین بندوق دار ملک ظاہر
علاء الدین کیقباد سلجوقی اور اوسکا فرزند غیاث الدین کیخسرو اور رکن الدین قلیج ارسلان اور ممالک ہندوستان مین شمس الدین التمش اور اوسکے فرزند رکن الدین فیروز شاہ
التمش اور معز الدین بہرام شاہ التمش اور ناصر الدین محمود التمش۔

مولانا کے معاصر حکما طبقۂ حکما مین سے آپکے اخیر زمانہ امام فخر الدین رازی مصنف تفسیر کبیر (کل شیٔ فیہ الا التفسیر) کا ملا تھا جنکی بابت
مولانا مثنوی مین فرماتے ہین ع گر باستدلال کار دین بدے فخر رازی رازدار دین بدے پاے استدلالیان چوبین بود پاے چوبین سخت بی تمکین بود
نیز اخیر زمانہ محقق طوسی مصنف تجرید کا ملا جنہون نے رصد خانہ کو از سر نو ترتیب دیا اور علامہ قطب الدین شیرازی محقق مصنف شرح حکمۃ الاشراق و درۃ التاج
غرۃ الدیباج (جو علم معقول مین محقق طوسی کے شاگرد اور منقول مین صدر الدین قونوی اور ابن جوزی کے تلمیذ رشید تھے) وہ آپکی خدمت مین حاضر ہو کر
نصائح سے استفادہ کیا کرتے تھے جیسا کہ مناقب العارفین مین اونکا مقولہ مندرج ہی کہ مین ایک مرتبہ مولانا کی خدمت مین مستعد علما کو مناظرہ کی غرض سے
اپنے ہمراہ لیکر گیا آپکے چہرہ پر ہماری نگاہ پڑتی ہی ہم ایسے جاہل اور علم سے کورے ہو گئے گویا ہمنے کبھی کچھ پڑھا ہی نہ تھا تھوڑی دیر کے بعد آپنے خود ہی تقریر
شروع کی جسمین وہ سب مسائل آ گئے بالآخر ہم سب آپکے مرید ہو گئے۔ یہی مضمون جواہر مضیہ اور مدینۃ العلوم ازنیقی مین بھی منقول ہی اور یاقوت حموی مصنف
قاموس الجغرافیہ اور ضیاء ابن بیطار جس نے بہت سی جڑی بوٹیاں دریافت کر کے معالجات مین شریک کین اور ابن القفطی مصنف تاریخ الحکما۔ خونجی
امام المنطق علی توشجی صاحب شرح تجرید۔

مولانا کے معاصر علما طبقۂ علما مین سے ابن نجار المورخ۔ ابن اثیر المورخ۔ ابن الفارض۔ عبد اللطیف البغدادی۔ نجم الدین الرازی۔ سکاکی مصنف
مفتاح العلوم۔ سیف الدین الآمدی۔ شمس الائمہ الکردری۔ ابن الصلاح المحدث۔ ابن حاجب النحوی۔

مولانا کے معاصر اولیا طبقۂ اولیا مین سے آپنے اخیر زمانہ حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا پایا جبکہ ۶۱۰ھ مین آپ اپنے والد ماجد کے ہمراہ خوارزم
سے سفر کر کے نیشاپور پہونچے تو اون کی ملاقات سے مشرف ہوئے اونہون نے اپنی کتاب اسرار نامہ آپکو دی اور آپکے والد ماجد سے ارشاد فرمایا کہ این فرزند گرامی